۱۹۲۷

الہلال

جلد ۱

نمبر ۱۹

البلاغ پریس کلکتہ

قیمت ۵ ـ آنہ

الهلال

هر جمعه کو نمبر ۱۱ - بالي گنج سرکلر روڈ - کلکته سے شايع هوتا هے

قيمت سالانه مع محصول - - باره روپيه

هندوستان سے باهر کيليے - - سوله روپيه

قيمت شش ماهي - - - سات روپيه

قيمت في پرچه - - - پانچ آنه

(۱) تمام خط و کتابت اور ارسال زر "منيجر الهلال" کے نام سے کي جاے ليکن جو خطوط مضامين سے تعلق رکھتے هوں انکے لفافه پر "ايڈيٹر" کا نام هونا چاهيے -

(۲) نمونه مفت ارسال نه هوگا -

(۳) براه عنايت خط و کتابت ميں اپنا نام اور پته صاف اور خوش خط لکھيے -

(۴) خط و کتابت ميں نمبر خريداري لکھيے جسکي اطلاع آپکو وصول قيمت کي رسيد ميں ديدي گئي هے -

(۵) اگر کسي صاحب کے پاس کوئي پرچه نه پهنچے تو تاريخ اشاعت سے ايک هفته کے اندر اطلاع ديں - ورنه بصورت تاخير بغير قيمت کے روانه نهيں کيا جائيگا -

(۶) اگر آپ دو تين ماه کيلئے ايک جگه سے دوسري جگه جا رهے هيں تو اپنا پته تبديل نه کرايے ' مقامي ڈاکخانه کو اطلاع ديکر انتظام کر ليجيے - اگر اس سے زياده عرصه تک کے لئے تبديل مقام پيش آجاے تو ايک هفته پيشتر اطلاع ديکر پته تبديل کراليں -

(۷) مني آرڈر روانه کرتے وقت فارم کے کوپن پر اپنا نام و پته ضرور لکھديں -

(۸) ايسے جواب طلب امور کے لئے جنکا تعلق دفتر کے دفتري فرائض (مثلاً رسيد زر و اطلاع اجراء اخبار وغيره) سے نهيں هے ٹکٹ ضرور بهيجيے ورنه دفتر پر غير معمولي خط و کتابت کے مصارف کا بار پڑيگا -

لا تهنوا ولا تحزنوا وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین (القرآن الحکیم)

الهلال

ایک هفته وار مصور رساله

نمبر ۱۹ — کلکته : جمعه ۱ ـ جمادی الاولی ۱۳۴۶ هجری — جلد ۱

Calcutta : Friday, 28, October 1927.

کیا حروف کی طباعت اردو طباعت کیلیی موزون نهین ؟

آج کوئی زبان ترقی نهین کر سکتی اگر وه اپنا ترقی یافته طریق طباعة نهین رکهتی ـ طباعة کی ترقی اور تکمیل بغیر اسکی ممکن نهین که حروف کی چهپائی اختیار کی جای ـ پتهر کی چهپائی مین محدود رهکر اردو کی طباعة کبهی ترقی نهین کر سکتی ـ

اردو کی سب سی بهتر حروف جو اس وقت تك بن سکی هین ، وه هین جن مین الهلال چهپتا هی ـ اور عربی کا بهترین خط نسخ وه هی جس مین یه سطرین کمپوز کی گئی هین ـ آپ ان دونون مین سی جسی چاهین پسند کر لین ـ لیکن پتهر کی چهپائی سی اپنی زبان کو نجات دلائین ـ

براه عنایت اپنی اور اپنی دوستون کی رای سی همین اطلاع دیجیی ـ یاد رکهیی ـ طباعة کا مسئله آج زبان و قوم کیلیی سب سی زیاده اهم مسئله هی ـ ضروری هی که اسکی تمام نقایص ایك بار دور کر دی جائین ـ

الهلال

قارئین الهلال کی آراء

اس باری مین اس وقت تك ۱۵۸۰ مراسلات وصول هوی هین ـ تقسیم آراء حسب ذیل هی :

عربی حروف کی حق مین	۲۲۵	اردو حروف کی حق مین	۴۲۰
موجوده مشترك طباعة کی حق مین	۵۱۴	حروف کی حق مین بشرطیکه	
پتهر کی چهپائی کی حق مین	۲۶۱	نستعلیق هون	۱۵۱۰

ان مین سی اکثر حضرات نی اپنی رائی سی اپنی احباب کو بهی متفق ظاهر کیا هی ـ

آراء کی دیکهنی سی معلوم هوا که اس باری مین بعض اهم تفصیلات پر لوگون کی نظر نهین هی ـ اور اسلیی شرح وبیان کی ضرورت هی ـ آینده اس باری مین مولانا به تفصیل اپنی خیالات ظاهر کرینگی مگر ضرورت هی که بقیه حضرات بهی اپنی اور اپنی احباب کی رائین بهیج دین ـ الهلال

تاریخ و عبر

حکومت ترکیه

اور اُس کے اجتماعي و سیاسي تغیرات

شروع سے ابتک

(۳)

تورانيي دور

سنه ۱۳۳۳ ھ (۱۹۱۵ء) سے سنه ۱۳۳۷ ھ (۱۹۱۸) تک

" تورانیت " کا برق پھونکا گیا - ترکي قوم نے اُسے سنا - مگر زیادہ مانوس نه هوئي - کیونکه اِس برق کے پھونکنے والے اگرچه

طلعت بے

اتحاد و ترقي کا سر بر اوردہ رکن

نسلاً ترک تھے ' مگر تمام تر بیروني ممالک کے باشندے تھے ' اور ان پر ترکوں کو پورا بھروسه نه تھا - وہ بارھا دھوکے کھا چکے تھے - تورانیت کے اولین علم بردار روسي تاتاري نو جوان تھے جو عہد حمیدي کے بعد ترکي میں آ بسے تھے ' اور تمام ترکي اقوام کو تورانيي قومیت کے نام پر جمع کرنے کے خواب دیکھہ رھے تھے - اِن میں سب سے زیادہ سر بر آوردہ شخص اوغلي یوسف اور احمد اغاییف بک تھے -

لیکن چونکه یه نئي دعوت دنیا کي موجودہ قوم پرست ذھنیت کے بالکل موافق تھي ' اس لیے بہت جلد توحش دور هوگیا ' اور جوق جوق ترک اُسکے جھنڈے تلے جمع هونے لگے - وزارت داخلیه ' مشیخة اسلامیه ' اور وزارت اوقاف نے اپنے اپنے خزانوں کے منھ اُسکي تقویت و تبلیغ کیلیے کھول دیے - یہي نہیں بلکه تمام سر بر آوردہ اخبارات مثلاً " اقدام " ' " ترجمان حقیقت " اور " جون ترک " وغیرہ کے صفحات اُسکے لیے وقف هوگئے - بڑي بڑي انجمنیں مثلاً " ترک یوردو " اور " ترک اجاغي " وغیرہ قائم کي گئیں -

جاوید بے

اتحاد و ترقي کا سر بر آوردہ رکن جسے گذشته سال انگورہ میں پھانسي دي گئي -

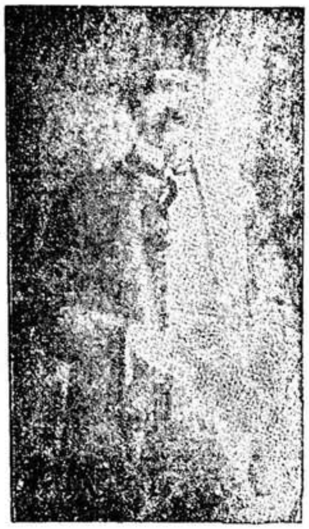

اندرون ملک اور بیرون ملک میں ترکي قوموں کو جگانے کیلیے مبلغین اور دعاة بھیجے گئے - غرضکه ایک نئي حرکت پیدا هوگئي - جرمني نے بھي جو اُس وقت تک جنگ میں فتحمند تھي ' اِس تحریک کا خیر مقدم کیا ' اور اُسکے خوشنما اور موثر بنانے میں ساعي هوگئي -

تھوڑي هي مدت بعد بظاھر کامیابي کے آثار نظر آنے لگے - اُسي زمانه میں روس کا انقلاب ظہور میں آیا اور بالشویک حکومت قائم هوگئي - روس کي تمام ترکي اقوام نے بھي اِس تورانيي دعوت کو بڑي گرم جوشي سے لبیک کہا - چنانچه سنه ۱۹۱۷ کي تورانيي موتمر میں ۸۰۰ - نمائندے مختلف ترکي منگولي اقوام کے یکجا هوئے ' اور بڑے جوش و خروش سے " اتحاد توراني " کے راگ گائے گئے -

مگر بدقسمتي سے ترکي کو جنگ میں شکست اُٹھاني پڑي - ایسي شکست ' که قریب تھا ' ترکي حکومت کا همیشه کیلیے خاتمه هو جائے - سنه ۱۹۱۹ - میں دول اتحاد دارالخلافه پر قابض هوگئیں ' اور وہ وقت آگیا که یا تو کوئي عجیب اور غیر معمولي قوت پیدا هوکر ترکي حکومت کیلیے نیا سامان حیات بہم پہنچا دے ؛ یا چھه سو برس کي یه تاریخ عظمت و جلال همیشه کیلیے ختم هو جائے !

جمال پاشا

جو ایام جنگ میں والي شام تھا

(جدید ترکی)

سنه ۱۳۴۲ ھ (۱۹۲۳ ع) سے ابتک

مصطفی کمال پاشا نے نئی قومی حرکت کا علم بلند کیا ' اور عثمانی شہنشاہی کے کھنڈروں پر جدید ترکی سلطنت کی بنیادیں تعمیر کردیں !

ترکوں کو خاص اپنے آبائی وطن پر یونان کی غاصبانه حکومت سے سخت اذیت ہوئی تھی - وہ کسی طرح بھی یه ذلت برداشت نہیں کرسکتے تھے - وہ منتظر تھے که کوئی مرد میدان اٹھے ' اور یه اسکے زیر علم قومی جہاد شروع کردیں - ضرورت نے مصطفی کمال پاشا کو پیدا کردیا ' اور ترکی قوم نے پوری خود فروشی کے ساتھه اُس کا ساتھه دیا -

اُس وقت قسطنطنیه پر دول اتحاد کا قبضه تھا - سلطان اُنکے ہاتھه میں کٹھه پتلی سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا تھا - جوں ہی دول متحدہ نے اناطولیه میں [illegible] سلطان سے ایک فرمان شائع کرادیا جس میں مصطفی کمال اور اُنکے تمام ساتھی [illegible] [illegible]

سنه ۱۹۲۰ - میں اناطولیه کی مجلس قومی نے منظم فوج طیار کرنے کا فیصله کیا - اُس وقت [illegible] لوگ کمالیوں کی مجاہدانه جرأت پر ہنستے تھے - یہانتک که سنه ۱۹۲۱ - میں " آونیونو " کے معرکه میں عصمت پاشا نے عظیم الشان فتح حاصل کی - اب دنیا کی نظریں مجلس قومی کی طرف اٹھه گئیں - اُسے عزت کی نگاہوں سے دیکھا جانے لگا - وہ ترکی قوم کی نمائندہ تسلیم کرلی گئی !

شروع میں مصطفی کمال پاشا شخصی ترفع و ظہور سے تنفر ظاہر کرتے رہے - وہ کہا کرتے تھے ' میں یه مہم ختم کرکے کسی دیہات میں چلا جاؤنگا اور خاموش زندگی بسر کرونگا - لیکن جوں جوں کامیابی یقینی ہوتی گئی ' اُن کے خیالات میں بھی نمایاں تغیرات ہوتے گئے - یہانتک که صاف کہنا شروع کردیا " مجلس قومی کی حکومت ' سلطنت آل عثمان کے کھنڈروں پر قائم کی گئی ہے " اس [illegible] انہوں نے اپنی نیت کا [illegible] کردیا که اب وہ آل عثمان کی حکومت نہیں چاہتے - پھر فروری سنه ۱۹۲۳ ع میں سمرنا کی اقتصادی موتمر میں اس سے بھی زیادہ صاف الفاظ اختیار کیے گئے " ان سلاطین نے ملک کی تمام دولت اپنی عیاشیوں میں برباد کردی - قوم کو مفلس اور قلاش کرکے چھوڑ دیا ! "

انہوں نے یہی نہیں کیا که انقرہ کو حکومت کا مرکز بنادیا ' اور خود مجلس کے صدر منتخب ہوگئے ' بلکه مجلس میں [illegible] خود جمہوریت کے [illegible] ہوگئے !

کمالی مصلح کی راہ میں " خلافت " ایک روک سمجھی جاتی تھی - چنانچه [illegible] سے ہٹا دیا - پھر دینی منصب کی بھی اصلاح و تنسیخ کی - ملک کی اجتماعی زندگی کی ہر شاخ میں بھی انقلاب عظیم پیدا کردیا - اب وہ ایک ایسے راسته پر چل رہے ہیں جو اُنکے نزدیک بہترین راسته ہے - مستقبل فیصله کریگا که یه راسته صحیح ہے یا غلط ؟ لیکن اس میں شک نہیں که جہانتک ملک کے اجتماعی اور معاشرتی انقلاب اور یورپ کی مقلدانه روح کا تعلق ہے ' ان کی راہ اعتدال و صواب کی راہ نہیں ہے -

سنه ۱۹۰۸ سے ۱۹۳۴ تک !

(۱) محمود شوکت پاشا مرحوم جو اتحاد و ترقی کی دستوری حرکت کے فوجی مظہر تھے - جنہوں نے سنه ۱۹۰۸ میں بغیر کسی کشت و خون کے سلطان عبد الحمید مرحوم کو معزول کردیا -

(۲) غازی مصطفی کمال پاشا جو ترکوں کی جمہوری تحریک کے بانی و زعیم ہیں - انہوں نے سنه ۲۴ - میں نه صرف عثمانی خلیفه بلکه عثمانی خلافت کا منصب ہی ختم کردیا -

شهر رقیم کا انکشاف

ام حسبتم ان اصحاب الکهف و الرقیم کانوا من ایاتنا عجبا

(۲)

(قربان گاه)

پہاڑیوں سے تراشی هوئی سیڑهیاں جن میں سے بعض بعض کا طول ایک میل هے ' پیٹرا کی چوٹیوں تک پہونچا دیتی هیں - انمیں سے اکثر سیڑهیاں عهد عتیق کی ان مرتفع قربانگاهوں سے گزرتی هیں جہاں هزارها سال پہلے اهل پیٹرا اپنے مراسم مذهبی بجا لاتے تھے - ان میں سے بعض آثار تقریباً ایک هزار فیٹ کی بلندی پر واقع هیں - ایک زینه اوس مندر تک پہنچتا هے جو اسوقت تک " الدیر " کے نام سے موسوم هے - اسکی ڈیڑه سو فیٹ اونچی گلابی رنگ ایک پہاڑ سے تراش کر بنائی گئی هے - اسکی چوٹی پر بهی ایک صراحی نما ظرف هے - عرب اسے بهی جواهرات کا مخزن کہتے هیں - دوسرا زینه جبل قربانی کا راسته هے - یه پہاڑی بالکل علحده هے - اس پر سے پوری وادی کا منظر نظر آجاتا هے - اسکے بالائی حصه میں دو قربان گاهیں هیں - ایک آگ جمع کرنے کیلیے تهی - دوسری میں ان جانوروںکا خون جمع هوتا تها جو قربان کیے جاتے تھے - قربان گاه کے قریب قدیم وضع کے دو طویل مربع مینار هیں - پہاڑ کے عقب میں ایک دوسری مرتفع چوٹی هے جسپر ایک صلیبی نائٹ کے قلعه کے بعض آثار نظر آتے هیں - مگر اس نائٹ کا نام معلوم نهیں -

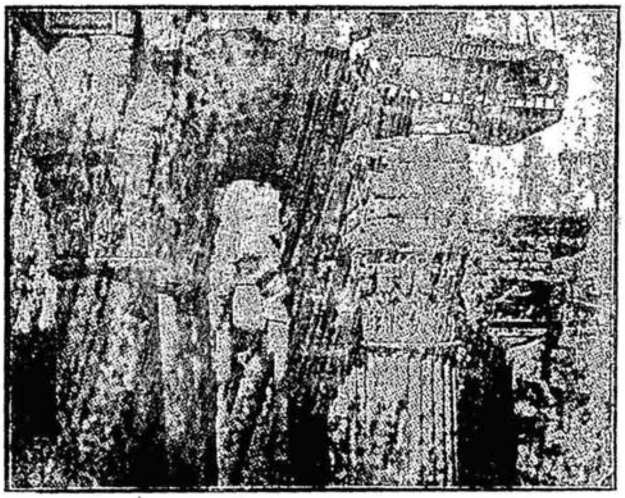

قربان گاه

(مدفن حضرت هارون)

یہاں سے کچهه فاصله پر ایک سیاه پہاڑ کا عکس سا معلوم هوتا هے - اسکی چوٹی پر ایک سفید گنبد تعمیر هے - ریگستانی سورج کی کرنیں اسے اور زیاده چمکدار بنادیتی هیں - اهل عرب کا قول هے که یهی جگه حضرت هارون (علیه السلام) کا مولد و مدفن هے - اس سفید گنبد میں ایک چهوٹی سی مسجد اور چهوٹا سا مقبره بهی هے - یه پہاڑی جبل حور کے نام سے پکاری جاتی هے - اس وادی خاموش میں هر جگه مندروں اور محلوں کی کثرت هے -

(اثری تحقیقات)

ایک صدی کا عرصه هوا ' اسکاٹ لینڈ کے مشهور سیاح عرب ' جان برکاٹ نے اس شہر کا معائنه کیا تها - سنه ۱۸۴۶ میں هلینا مارٹینا نامی ایک سیاح عورت نے بهی یه کهنڈر دیکهے تھے - دو یا تین سال هوئے ' دو جرمن ماهرین آثار نے بهی چند مساحت دانوں کی معیت میں اس وادی کی تحقیقات کی تهی ' اور متعدد نقشے اور خاکے طیار کیے تھے -

(تاریخی حالات)

اگر توراة کے موجوده نسخے پر اعتماد کیا جاے ' تو " رقیم " کی ابتدائی تاریخ حسب ذیل هے :

قطورا حضرت ابراهیم کی تیسری بیوی تهیں - ان کے بطن سے مدین پیدا هوا - مدین کی اولاد پهلی پهولی ' اور اتنی بڑهی ' که بالاخر ایک قوم بن گئی - بنو مدین ' سنه ۱۷۰۰ قبل مسیح میں پانچ قبائلی شیوخ یا ملوک کے زیر نگیں تھے - ایک بادشاه کا نام رقیم تها :- پهلی صدی قبل مسیح کا اسرائیلی مورخ یوسیفس لکهتا هے که اسی مدیانی بادشاه نے رقیم آباد کیا تها - اسکا دوسرا نام پیٹرا یونانیوں نے رکها تها - یونانی زبان میں پیٹرا پتهر کو کہتے هیں - غالباً اس شهر کا سنگستانی ماحول اس نام کیلیے محرک هوا هوگا -

مدیانی قوت کے اضمحلال کے بعد بنو ادوم مسلط هوگئے - حضرت ابراهیم کی زوجه اولی ساره کے بطن سے حضرت اسحاق پیدا هوئے تھے - حضرت اسحاق کے دو لڑکے هوئے - یعقوب اور عیص یا ادوم - بنو ادوم انهیں ادوم کی نسل سے تھے -

سلاطین ادوم نے ایک عرصه تک رقیم پر حکمرانی کی - آخری ادومی پادشاه هدار کے زمانه میں ادومیوں اور اسرائیلیوں میں سخت معرکه آرائیاں هوئیں - شاول (طالوت) اور حضرت داؤد نے بنو ادوم کو پے در پے هزیمتیں دیں - بالاخر نویں صدی قبل مسیح میں امومیا پادشاه یهود نے رقیم فتح کرلیا -

کچھہ عرصہ کے بعد بنو اسرائیل کا زوال شروع هوگیا - اهل اسیریا نے رفتہ رفتہ ان کے ممالک - چھین لیے - ادومیا بھی باجگزار بن گیا - اهل اسیریا کو جب میڈیا والوں کے هاتھوں شکست ملی ' تو ان کے ضعف نے نبطیوں کو پیٹرا پر قابض کرادیا - حضرت اسماعیل کے ۱۲ - لڑکے تھے - " نابت " سب سے بڑے تھے - ان سب بھائیوں کی اولاد عرب کے مختلف حصوں میں پھیل گئیں - بنو نابت کو نبطی یا بنو نیابوط بھی کہتے هیں - نبطیوں نے نہایت ترقی کی - ابتداء ان کا پیشہ بحری قزاقی تھا - بعد کو ایک طاقتور اور متمدن قوم بن گئے - ان کے مکانات عالیشان اور سنگیں تھے - تجارت ' صناعت ' سنگ تراشی ' شیشہ سازی ' ظروف سازی ' پارچہ بافی ' میں ان کا کوئی ثانی نہ تھا -

انباط کی سلطنت بہت وسیع تھی - اس کے حدود شمال میں دمشق تک ' غرب میں فلسطین تک ' اور جنوب میں وسط عرب تک پھیلے ہوئے تھے - پیٹرا یا رقیم اُن کا دارالسلطنت تھا - ادومی و نبطی عہد میں پیٹرا تجارت عالم کا مرکز بن گیا تھا - پیٹرا کے عروج کے وقت وادی موسی دنیا کی مشہور ترین شاهراہ تھی - کاروانوں کے گھنٹوں کی غیر منقطع جھنکار اور پے درپے قافلوں کے شور و هنگاموں نے اهل روما کو بھی متحیر کردیا تھا - انباط کا آخری بادشاہ حارث رابع تھا - یہ بادشاہ حضرت یحیی اور حضرت عیسی (علیهما السلام) کا هم عصر تھا - اس نے یہودیوں کے بادشاہ هیرودتس قاتل حضرت یحیی پر فوج کشی کی ' اور میدان جنگ میں هزیمت دی - پولوس حواری اسی حارث کے یہاں قید تھا ' اور جیل خانہ سے کسی نہ کسی طرح فرار هوگیا تھا - حارث کے بعد کوئی طاقتور حکمران پیدا نہیں ہوا - دولت انباط اهل روما کی نا قابل تسخیر قوت کی تاب مقاومت نہ لا سکی ' اور همیشہ کے لیے اپنی آزادی کھو بیٹھی -

عہد نامہ عتیق میں " سلاع " کے نام سے اس شہر کا تذکرہ ہے - عبرانی زبان میں سلاع کے معنی پہاڑی کے هیں - جب فراعنۂ مصر کے مظالم نے بنو اسرائیل پر سر زمین مصر تنگ کردی تھی ' تو یہ شہر بہت زمانہ سے آباد تھا ' اور پرانا شہر کہلاتا تھا - بعض روایات میں آیا ہے کہ بنو اسرائیل نے صحرا نوردی سے تنگ آکر اهل پیٹرا سے پناہ کی درخواست کی تھی ' لیکن اُنھوں نے اپنے دروازہ ان بد نصیبوں پر بند کردیے - اسی لیے انبیاء بنی اسرائیل نے اهل پیٹرا کے حق میں سخت بد دعائیں کی تھیں -

پیٹرا عرصۂ دراز تک مصری تمدن کے زیر نگیں رہا - مصریوں سے اهل پیٹرا کے تجارتی تعلقات جاری رہتے تھے - ادوم کے بادشاهان قدیم کی شادیاں فراعنۂ مصر کے خاندانوں میں هوتی تھیں - فن سنگ تراشی میں پیٹرا نے مصر سے بہت کچھہ سیکھا تھا - پیٹرا کے نوجوان اور متمول طلباء علم و فن کی تکمیل کے لیے مصر کا سفر کرتے تھے - دنیا کے شہروں میں پیٹرا مضبوط ترین شہر سمجھا جاتا تھا - سکندر اعظم نے بھی اس کے فتح کے لیے ایک جرار فوج بھیجی تھی ' لیکن پہاڑی دیوار عبور نہ کرسکی - اگرچہ یونانی تلوار پیٹرا کو فتح نہ کرسکی ' لیکن یونانی تمدن نے اُسے مفتوح کرلیا - یونانی علوم و فنون یہاں رواج پاگئے - پیٹرا کے وسیع تماشہ گاهوں ' عریض معابدوں ' دلکش باغوں ' اور تجارت سے حاصل کی هوئی عیش وعشرت نے ' اُسے سیاحان وقت کا کعبہ سفر بنا دیا تھا - یورپ کے لیے روما اور ایشیائے کوچک کے لیے پیٹرا ' یکساں منزلت رکھتے تھے - تجارتی لحاظ سے یہ نبطی شہر دنیاء قدیم کا قرطاجنہ تھا - یا وسطی یورپ کا برلن -

حریص اهل روما پر پیٹرا کی شہرت نہایت شاق گزرتی تھی - بالاخر انھوں نے ایک طاقتور بحری بیڑے کی مدد سے سنہ ۱۰۵ ع میں پیٹرا اور اس کے حوالی فتح کرلیے - اب یہ حصۂ ملک " اربیبا پیٹرا " کے نام سے رومانی سلاطین کا ایک صوبہ بن گیا تھا - رومانی عہد حکومت میں بھی پیٹرا عرصہ دراز تک عرب ' فارس ' هند ' فلسطین ' مصر ' اور شام کی کاروانی تجارت کا مرکز رہا - لیکن بعد کو شاهراہ تجارت کی تبدیلی اور روما کے زوال نے پیٹرا کے انحطاط کے دور کا آغاز کر دیا -

" الدیر "

(استدراک)

مندرجۂ صدر مقالہ مولوی محمد یحیی صاحب وکیل بدایوں نے بعض انگریزی رسائل سے اخذ کر کے لکھا ہے ' جو بعض جزئی ترمیمات کے بعد درج کر دیا گیا - اس سلسلہ میں چند امور کی وضاحت ضروری ہے :

(۱) پیٹرا کے یہ آثار مقامی عربوں میں " رقیم " کے نام سے مشہور هیں - گذشتہ صدی کے اواخر کے اور حال کے تمام سیاحوں نے اسی نام سے اسکی تحقیقات کی ہے - سنہ ۱۹۰۶ - میں جب مقام " طابہ " کی نسبت حکومت مصر اور دولۃ عثمانیہ میں نزاع هوئی تھی ' اور ایک مشترک ترکی مصری کمشین تحقیقات کے لیے متعین ہوا تھا ' تو اُسوقت بھی " الرقیم " کے ذکر سے دنیا کے کان آشنا ہوے تھے -

(۲) توراۃ میں بھی " رقیم " کا ذکر موجود ہے -

(۳) قران حکیم نے سورۂ کہف میں جہاں " اصحاب کہف " کا ذکر کیا ہے ' وهاں " الرقیم " کا لفظ بھی آیا ہے : ام حسبتم ان اصحاب الکهف و الرقیم کانوا من آیاتنا عجبا ؟ (۸ : ۱۸) کہف کے لفظ کے معنی واضح تھے کہ غار کے هیں ' مگر " الرقیم " کے مفہوم کے تعین میں اختلاف هوا - عربی میں رقیم کے معنی ایسی چیز کے هیں جو لکھی هوئی هو - اس لیے بعض مفسرین نے خیال کیا کہ رقیم سے مقصود یہ ہے کہ اصحاب کہف کے حالات قلمبند کرلیے گئے تھے - یا اُس غار پر جس میں اصحاب کہف کی نعشیں تھیں ' کوئی کتبہ لکھکر لگا دیا هوگا - چنانچہ امام بخاری نے حضرت عبد اللہ ابن عباس کا ایک قول بہ روایت سعید بن جبیر نقل کیا ہے کہ اصحاب کہف کا حال ایک پتھرے پر کھود کر نصب کر دیا گیا تھا - اسی لیے " رقیم " کے لقب سے مشہور هوگئے -

(۳) عجب نہیں اس خیال کا باعث وہ عام شہرت هو جو ایشیائے کوچک اور شام کے عیسائیوں میں ایک ایسے هی واقعہ کی نسبت موجود تھی - قدیم لاطینی تحریرات میں ایک ایسی تحریر

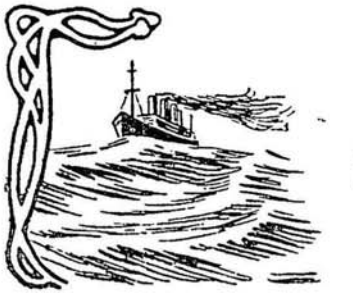

برید فرنگ

اس وقت تک موجود ہے - خیال کیا جاتا ہے کہ پانچویں صدی مسیحی میں انطاکیہ کے ایک بطریق نے یہ تحریر لکھی تھی - اس میں سات آدمیوں اور اُن کے ایک وفادار کتے کراتیمری نامی کا (جسے عربی میں قطمیر کرلیا گیا ہے) قصہ بیان کیا گیا ہے -

(۴) لیکن اگر " رقیم " سے مقصود وہی شہر ہے ' جس کا ذکر عہد عتیق اور یوسیفس کی تاریخ میں ہے ' تو " رقیم " عبرانی لفظ ہے نہ کہ عربی ' اور اس لیے عربی مادہ کی اس کے لیے جستجو سود مند نہیں - عبرانی میں یہ لفظ " راقیم " تھا - عربی میں " رقیم " ہوگیا -

(۵) عرب شعراء جاہلیۃ کے کلام میں جس طرح کہف کا ذکر پایا جاتا ہے ' رقیم کا بھی ذکر موجود ہے - امیہ بن ابی الصلت کہتا ہے :

و لیس بہا الا الرقیم مجاوراً
وصیدھم ' والقوم في الکھف ھمد

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے پہلے عرب جاہلیت کے لوگ " الرقیم " سے واقف تھے ' اور اصحاب کہف کے قصہ کی بھی شہرت تھی - البتہ تمام پرانے واقعات کی طرح یہ واقعہ بھی بہت کچھ محرف ہوگیا تھا ' اور طرح طرح کی کہانیاں مشہور ہوگئی تھیں - قران حکیم نے اصلی واقعہ آشکارا کردیا -

(۶) بلاشبہ اغلب یہی ہے کہ " الرقیم " سے مقصود یہی شہر ہو - الرقیم عرب میں یا عرب سے بالکل متصل واقع تھا - قرب کی وجہ سے وہاں کے حالات قدرتی طور پر اہل عرب کے علم میں آتے رہتے تھے - اگر علماء مفسرین اور مورخین کا یہ خیال تسلیم کرلیا جائے ' کہ اس واقعہ کا تعلق ایشیائے کوچک کے رومی شہر ایفی سس (افسوس) سے تھا ' تو قدرتی طور پر یہ اعتراض وارد ہوتا ہے کہ عرب جاہلیت میں ایک رومی شہر کا واقعہ جو یونانی زبان میں لکھا گیا تھا ' کیونکر مشہور ہوگیا ؟

(۷) مفسرین میں بھی ایک جماعت اسی طرف گئی ہے - چنانچہ امام ابن جریر اور ابوالفداء نے ان کے اقوال نقل کیے ہیں -

(۸) مضمون میں ایک پہاڑی چشمہ کا ذکر ہے جسکی نسبت عربوں میں مشہور ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام والا چشمہ ہے - یہ شہرت بے اصل نہیں معلوم ہوتی -

حضرت موسی علیہ السلام جب بنو اسرائیل کے قبائل ساتھ لیکر مصر سے نکلے ' تو فلسطین تک پہنچتے پہنچتے دو واقعات پہاڑی چشموں کے بہنے کے پیش آئے - پہلا واقعہ وادی سینا میں پیش آیا تھا ' جس کا ذکر سفر خروج کی فصل ۱۷ - میں ہے - دوسرا واقعہ وہ ہے جو ادومیوں کے ملک کے قریب ایک ایسے موقعہ پر پیش آیا تھا جہاں سے " جبل ہور " قریب تھا - اِس کا ذکر سفر اعداد کے اصحاح ۲۰ - میں ہے - یقیناً یہ دوسرا واقعہ شہر رقیم ہی سے تعلق رکھتا ہے ' اور اسی لیئے اسکا نام وادی موسی مشہور ہوگیا ہے -

(۹) تورات میں جس پہاڑ کا ذکر " جبل ہور " کے نام سے کیا گیا ہے (جو عبرانی لفظ ہے) وہی آج کل " جبل ہرون " کے نام سے عربوں میں مشہور ہوگیا ہے - یہ خیال کہ یہاں حضرت ہارون علیہ السلام دفن ہوئے تھے ' غلط نہیں ہے - تورات سے پوری طرح اِس کی تصدیق ہوتی ہے - سفر اعداد اصحاح ۲۰ - میں حضرت ہارون کی وفات کا ذکر موجود ہے - اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ ٹھیک اسی جغرافیائی محل میں' جبل ہور کی بلندیوں پر ' حضرت ہارون نے وفات پائی تھی - اسلامی عہد میں بھی یہ مقام اس حیثیت سے مشہور تھا - چنانچہ غالباً عبد الملک بن مروان کے زمانہ میں وہاں ایک مسجد تعمیر کی گئی تھی - مسجد اسوقت تک موجود ہے -

اب میں مرد ہوں !

ایک عورت کے خیالات مرد ہو جانے کے بعد !

اٹلی میں رینا ٹیگرا زیانا نامی ایک اٹھارہ سال کی دوشیزہ لڑکی تھی - اچانک اُس کے اعضاء میں تبدیلی شروع ہوئی - اب وہ پورے معنی میں مرد ہوگئی ہے - چنانچہ ڈاکٹروں نے اُسے مرد ہونے کی سند دیدی ہے !

پچھلے دنوں رئوٹر ایجنسی نے یہ خبر تمام دنیا میں مشتہر کردی تھی - اب اسکی مزید تفصیلات انگلستان کے اخبارات میں آ گئی ہیں :

یہ حیرت انگیز واقعہ گزشتہ ماہ اگست میں پیش آیا - اِس سابق دوشیزہ اور حال کے نوجوان مرد نے اخبارات میں ایک مضمون شایع کیا ہے - اِس مضمون میں وہ مرد ہو جانے کے بعد اپنے تاثرات بیان کرتا ہے - چونکہ وہ ابتک اپنے جذبات میں نسوانیت کا تاثر ظاہر کرتا ہے ' اسلیے بہتر ہے کہ ہم بھی اُس کا ذکر ضمیر مونث کے ساتھہ کریں - وہ لکھتی ہے :

" بچپن ہی سے میرے دل میں یہ تمنا موجود تھی کہ کاش میں مرد ہوتی ' تاکہ مردوں کی سی آزاد زندگی بسر کرسکتی - لیکن اب جبکہ قدرت نے میرے لڑکپن کی یہ طفلانہ آرزو پوری کر کے دنیا کا سب سے بڑا عجیب واقعہ دکھا دیا ہے ' میری خواہش بالکل برعکس ہوگئی ہے - کاش میں دوبارہ عورت ہو جاتی !

مسلسل تین ہفتے اطباء کی ایک بڑی مجلس ' میرا طبی معائنہ کرتی رہی - بالآخر متفقہ طور پر اُس نے فیصلہ صادر کر دیا کہ میں عورت نہیں رہی - مرد ہوگئی ہوں - قاریئن اندازہ کر سکتے ہیں کہ یہ عجیب فتوی سن کر میری حیرت کا کیا حال ہوا ہوگا ؟ میں مبہوت ہوکر رہ گئی - پھر میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی - میں نے اپنا منہہ دونوں ہاتھوں سے چھپا لیا - میری ہچکی بندھ گئی -

میں زور سے چلا اُٹھی " نہیں ' نہیں ' میں مرد ہونا نہیں چاهتي ! "

" اب یہ زنانہ کپڑے اُتاردو" ایک ڈاکٹر نے میرے کندھے پر هاتهه رکھکر کہا " اب همارا جیسا کوٹ پتلون پہن لو۔ آج کے بعد یہ ریشمین جرابیں اور اونچي ایڑي کا جوتا نہ پہننا ! اب تم هماري طرح مرد هوگئي هو " !

میري مصیبت ابهي ختم نہیں هوئي تهي - مجهے اپنے منگیتر کو یہ هولناک خبر سنانا ابهي باقي تها !

" خدایا ! میں کیا کروں ؟ " راستے میں میں خیال کرنے لگي " اپنے منگیتر سے کیونکر کہوں — ؟ اُف ! یہ منحوس خبر اُسے کیسے سناؤں ؟ "

" میرے دوست " میں نے انتہائي حسرت و یاس سے لڑکھڑاتي آواز میں اپنے عاشق کو مخاطب کیا " اب میں عورت نہیں رهي — هماري شادي ناممکن هے ! — "

اُس نے قہقهه مارا اور مجهے هاتهه پکڑ کر اپني طرف کھینچ لیا - لیکن میں نے سنجیدگي سے تمام واقعه سنا دیا -

" کیا ؟ " وہ غصه سے چلایا " کس شیطان نے تم سے یہ کہه دیا هے ؟ " میں نے جیب سے طبي سندیں نکال کر اُسکے سامنے ڈالدیں - وہ حیرت زدہ رہ گیا - هم دیر تک حسرت و یاس سے بیٹھے ایک دوسرے کو دیکھتے رهے - بار بار اُس پر ایک غشي کي سي حالت طاري هو جاتي تهي - هم دونوں اپني پچهلي محبت پر غور کرتے تهے ' اپنے وعدے یاد کرتے تهے ' مستقبل کا خیال کرتے تهے ' اور یہ سب کچهه ایک خواب سا معلوم هوتا تها - ایسي غمناک (ٹریجدي) دنیا میں کبهي واقع نہیں هوئي هوگي !

میں اگرچه اب مرد هو چکي تهي ' لیکن اپنے منگیتر کي محبت میرے دل میں بالکل اُتني هي اور ویسي هي تهي ' جتني اور جیسي عورت هونے کي حالت میں هوسکتي هے - میري حسرت بے حساب تهي - میں خیال کر رهي تهي که میرا عاشق اگر چاهے تو کسي دوسري عورت کو اپني بیوي بنا لے سکتا هے ' لیکن میں کتنا هي چاهوں ' اب کسي مرد کو اپنا شوهر نہیں بنا سکتي !

" کچهه پروا نہیں ! " میرا عاشق جوش سے چلا کر کھڑا هوگیا - " اگر تم مرد هوگئي هو تو کوئي پروا نہیں - میں تم سے اب بهي محبت کرونگا - اگر تم میري بیوي نہیں بن سکتي ' تو دوست تو بن سکتي هو؟ میں تم سے ایسي محبت کرونگا ' جیسي محبت اِس آسمان کے نیچے کسي نے بهي اپنے دوست سے نہیں کي هوگي ! میں زندگي بهر تمهارے نام پر کنوارا رهونگا ! "

پهر هم دونوں نے نہایت جوش سے مصافحه کیا - لیکن کیسا مصافحه ؟ مردانه مصافحه !

جب میں نے پہلي مرتبه خوبصورت زنانے کپڑے اتار کر مردانے کپڑے پہنے ' تو بے اختیار دل بهر آیا ' اور پهوٹ پهوٹ کر رونے لگي - آئینه میں جب میں نے اپني صورت دیکهي ' تو رنج و غم کي شدت سے میرا دل قریب تها که پهٹ جائے - آج میں بازاروں میں اپني سہیلیوں کو زنانه لباس میں چلتے دیکهکر رشک و حسد سے جل جاتي هوں - هر عورت کے نسواني وجود کا منظر میري آنکهوں کے لیے غم ناک هے - میرا دل بے اختیار رونے لگتا هے !

یه عجیب بات هے که نوجوان مرد جو پہلے مجهه سے اظہار محبت کرتے تهے اور مجهے اپنے ساتهه بفخر و مباهات سے تهیٹر لیجاتے تهے ' اب مجهه سے کہتے هیں ' آؤ همارے ساتهه مل کر نوجوان لڑکیوں سے ملاقاتیں کرو - کیونکه تم بهي هماري هي طرح مرد هوگئے هو ! مگر وہ بالکل نہیں جانتے که اگرچه میں مرد هوچکي هوں ' مگر اب تک میرے جذبات نسواني هي هیں - میں هر خوبصورت لڑکي کو دیکهکر آتش رشک میں جلنے لگتي هوں - وہ مجهے اپني رقیب معلوم هوتي هے !

میں اب مرد هونے کے بعد زندگي پر نظر ڈالتي هوں تو پہلے سے مختلف پاتي هوں - اب زندگي میرے لیے ویسي رحیم و شفیق نہیں رهي جیسي پہلے تهي - اب خود مجهے دوسروں کي حمایت کرنے کے فرائض ادا کرنا پڑتے هیں - حالانکه پہلے دوسرے لوگ میري حمایت کرنے کي فکر میں رهتے تهے - مجهے اپني تزئین و آرائش کے سوا کوئي فکر نه تهي - اب مجهے اپنے ساتهه تهیٹر جانے والي عورتوں کے مصارف اپني جیب سے ادا کرنا پڑتے هیں ' حالانکه پہلے میرے مصارف دوسروں کے ذمے هوا کرتے تهے - لیکن ساتهه هي مجهے اعتراف کرنا چاهئے که اب میري آزادي پہلے سے بہت زیادہ هوگئي هے - اب میں اپني زندگي کي مالک هوں - آزادي سے جہاں چاهوں جاسکتي هوں ' اور جتني دیر چاهوں ' گهر سے باهر رہ سکتي هوں -

شروع میں خیال تها که نوجوان مرد اور نوجوان عورتیں ' دونوں مجهه سے نفرت کرینگے - میري یه جنسي تبدیلي کسي کو بهي پسند نہیں آئے گي - مگر تجربه سے معلوم هوا که میرا خیال غلط تها - دونوں گروہ مجهے پسند کرتے هیں - مرد اس لیے که مرد هوگئي هوں اور اُن کي صحبتوں اور گفتگوؤں میں مرد کي طرح حصه لینے لگي هوں - عورتیں اس لیے که پہلے میں اُنهي کي طرح عورت تهي میري طرف زیادہ رغبت کا اظہار کرنے لگي هیں اور مجهه سے محبت کي طالب هیں - لیکن عورتوں کي یه حرکت مجهے بالکل نہیں بهاتي - کیونکه اگرچه طبیبوں نے میرے مرد هو جانے کا فیصله کردیا هے - مگر میرا احساس هنوز یہي هے که میں عورت هوں !

جونہي اخبارات نے میري اِس " بد نصیبي " کي خبر شائع کي ' یورپ کے مختلف شہروں سے تقریباً پچاس درخواستیں عورتوں نے میرے پاس بهیج دیں - جن میں لکها تها که وہ مجهه سے شادي کرنے کے لیے طیار هیں - مجهے بہت تعجب هوا که وہ مجهه سے شادي کیوں چاهتي هیں ؟ سب نے بالاتفاق لکها تها " هم تم سے اس لیے شادي پسند کرتے هیں که تم پہلے عورت تهیں ' اس لیے عورتوں کے احساسات و جذبات سے بخوبي واقف هو - تم دنیا کے تمام مردوں سے زیادہ بہتر شوهر بن سکتي هو "

لیکن میں کسي عورت سے بهي شادي کرنا نہیں چاهتي - میں نے قسم کها لي هے که اپنے منگیتر سے محروم هو جانے کے بعد اُسي کي طرح میں بهي عمر بهر بغیر شادي کے رهوں گي !

تمام طبیبوں کا بیان هے که میري یه تبدیلي نہایت هي حیرت انگیز هے - جرمني کي ایک یونیورسٹي مجهے ایک هزار پونڈ اِس شرط پر دے رهي هے که موت کے بعد اپني نعش اُس کے حواله کر دوں اور وہ میري جسماني ساخت کا معائنه کرسکے - هر طرف سے لوگ مجهے لکهه رهے هیں که اگر میں دنیا کا دورہ کروں تو بڑي دولت جمع کرلونگي - ایک سینما کمپني کي بهي درخواست آئي هے - وہ میري تصویریں لیکر تماشا گاهوں میں دکهانا چاهتي هے - لیکن میں اِس قسم کي کوئي بات بهي منظور نہیں کرونگي - میں اپنے جسم کو مال جمع کرنے کا آله بنانا نہیں چاهتي ! "

مطبوعات جدیدہ

سفیروں کا استقبال

حال میں ایک دلچسپ کتاب جرمني میں شایع هوي هے : " ازمنۂ وسطی کے شاهي مراسم " اسکے بعض حصوں کا ترجمه مصري معاصر المقتطف نے شائع کیا هے - ذیل کا ٹکڑہ اُسي سے ماخوذ هے :

قدیم زمانه میں سفراء کے استقبال و ملاقات کے لئے دربار بڑي شان و شوکت سے سجائے جاتے تهے - بادشا اِس بارے میں بہت زیادہ اهتمام کا اظهار کرتے تهے - موجودہ زمانه میں اگرچه وہ پراني شان و شوکت باقي نہیں رهي ' تاهم سفراء کي ملاقات و استقبال کے معین اصول و قواعد موجود هیں ' جن کي پابندي ضروري سمجهي جاتي هے - اِن اصول و قواعد کو بین الاقوامي زبان میں " پروٹوکول " کے نام سے موسوم کیا جاتا هے -

(عربي سفرا)

عربي عهد حکومت میں سفراء کو غیر معمولي اهمیت حاصل تهي - موجودہ زمانه کي طرح اُس وقت بهي سفیر دو قسم کے هوتے تهے : عارضي اور دائمي - عارضي سفیروں کا کام کسي خاص پیغام کا پہنچانا یا کوئي خاص مهم انجام دینا هوتا تها - دائمي سفیروں کو دوسري سلطنتوں میں همیشه حاضر رهنا پڑتا تها -

صاحب نهایة الارب کي تصریح کے مطابق عربوں نے سفیر کے لیے یه شرطیں قرار دي تهیں : " خوبصورت هو - اُس کا نام خوشگوار هو - متدین اور پارسا هو - مخلص ' امین ' اور نیک طینت هو - حاضر جواب هو - معامله فهم هو - خوشامد کا عادي نه هو - رشوت قبول نه کرے - ڈرپوک نه هو ... "

عرب خلفاء بیروني سفیروں کي بڑي خاطر مدارات کرتے تهے - فاطمي عهد حکومت میں سفیروں کے قیام کے لیے ایک نهایت هي شاندار محل مخصوص تها ' اور خلفاء کا حکم تها که اُن کي زیادہ سے زیادہ عزت کي جائے -

استقبال کا طریقه یه تها که اگر سفیر سپه سالار کي قسم سے هوتا ' تو اُس سے پہنچتے هي خلیفه ملاقات کرتا اور پیغام سنتا تها ... اگر فوجي آدمي نه هوتا ' تو ملاقات سے پہلے تین دن تک مهمان خانه میں رکها جاتا تها - اس اثنا میں کوئي شخص بهي اُس سے نہیں مل سکتا تها - جوهي دن خلیفه کا دربار آراسته کیا جاتا - جنگي افسر رعب و داب سے صفیں باندہ کر کهڑے هو جاتے - بادشاہ اپني پوري شان و شوکت سے تخت سلطنت پر جلوہ گر هوتا - ارکان حکومت اپنے اپنے رتبه کے مطابق بیٹهتے - جب سب انتظام مکمل هو جاتا ' تو صاحب اعظم ' سفیر کو لیے دربار میں داخل هوتا - جوں هي خلیفه کا چهرہ دکهائي دیتا ' سفیر فرش زمین کو بوسه دیتا - پهر ادب کے ساته آهسته آهسته وسط دربار میں پہنچتا ' اور وهاں سے مجرا ادا کرنے کے بعد اُس مقام پر پہنچایا جاتا ' جهاں خلیفه سے هم کلامي کرسکتا تها - اُس مقام پر پہنچکر سفیر کهڑا رهتا - اس کے گرد شاهي حاجب اور مترجم دست بسته کهڑے هوتے - خلیفه جب گفتگو کي اجازت دیتا ' تو سفیر مجرا ادا کرکے اپنے بادشاہ کا سلام پہنچاتا - خلیفه اُس بادشاہ کے درجه کے مطابق سلام کا جواب دیتا - پهر سفیر اپني جیب سے بادشاہ کا خط نکال کر اپني آنکهوں اور سر پر رکهتا اور خلیفه کے حضور پیش کردیتا - اگر خلیفه کو اُس بادشاہ کي عزت افزائي منظور هوتي ' تو کهڑے هو کر اُس کا خط اُٹهاتا تها - پهر وزیروں کو خط کے کهولنے اور پڑهنے کا حکم دیتا تها - تهوڑي دیر معمولي سلام کلام کے بعد سفیر کو بیٹهنے کي اجازت ملتي - وہ آداب بجا لاکر اپني جگه بیٹه جاتا - دربار کے بعد سفیر مهمان خانه بهیج دیا جاتا تها - نج کي ملاقاتیں بعد میں هوتي تهیں -

(فرانس کے شاهي رسوم)

فرانس میں جب شاهي قائم تهي ' تو سفیروں سے ملاقات کا طریقه یه تها که پیرس میں چند روز قیام کرنے کے بعد وہ وزیر تشریفات سے ملاقات کرتا تها - وزیر اُسے بتاتا تها که بادشاہ کس دن ملاقات کریگا - ملاقات سے تین دن پہلے شاندار شاهي گاڑیاں سفیر کي قیام گاہ پر پہنچتي تهیں ' اور اُسے مع اُس کے مصاحبوں کے سفیروں کي مهماني کے خاص محل میں لیجاتي تهیں - یهاں وہ بادشاہ کا مهمان هوتا تها - یه محل نهایت آراسته هوتا تها اور مهمان کي تواضع میں غیر معمولي فیاضي سے کام لیا جاتا تها - روزانه دعوتیں هوتي تهیں ' اور سفیر کے خوش کرنے کي پوري کوشش کي جاتي تهي -

سفیر جتنے زیادہ دور ملک کا هوتا تها ' اُتني هي زیادہ اُس کي خاطر مدارات کي جاتي تهي - مورخین کا بیان هے که ترکی سفیر کے صرف کهانے پر شاہ فرانس روزانه ۵۰۰ اشرفي خرچ کرتا تها - سنه ۱۶۹۹ع میں جب سلطنت مراکش کا سفیر آیا ' تو بریست کے قیام کے دوران میں ۹۰۰۰ پونڈ ' اور پیرس کے قیام میں ۳۱۷۰۰ پونڈ صرف کیے گیے - شهر بریست سے پایۂ تخت تک سفر میں ۳۸۰۰ پونڈ صرف هوے تهے - یعني کل ۴۴۵۰۰ پونڈ یا ۶۶۷۵۰۰ روپیه خرچ کیے گیے تهے !

اُس زمانه میں دستور تها که سفیر کے دستر خوان کے تماشه کیلیے پیرس کے عمائدین بلائے جاتے تهے - اُنکي موجودگي میں سفیر کو کهانا کهلایا جاتا تها - بادشاہ سے ملاقات کے دن سفیر ایک دوسرے محل میں منتقل کیا جاتا - یهاں کچهه دیر ٹهرنے کے بعد شاهي سواریاں اُسے لینے آتي تهیں ' اور اُسکا جلوس دیکهنے کیلیے پیرس کي سڑکوں پر تماشائیوں کا هجوم هو جاتا تها -

ورسلز کے شاهي محل تک پہنچنے میں کامل تین گهنٹے لگتے تهے - محل کے پهاٹک اور بیروني میدان میں سفیر کو صف بسته فوجیں نظر آتي تهیں - اِنسے گزر کر وہ سیڑهیوں پر چڑهتا هوا محل

مذاکرۂ علمیّہ

کے بالائي حصه پر پہنچتا اور اُس ایوان میں داخل هوتا جس میں بادشاہ، ولي عهد، اور ارکان سلطنت بڑے جاہ و جلال سے بیٹھے هوتے تھے - شاهي استقبال کے بعد سفیر اپني تحریر اسناد سناتا تھا اسکے بعد اپنے کاغذات پیش کرتا - پھر بادشاہ کے حضور اپنے ساتھیوں اور مصاحبوں کو ایک ایک کرکے پیش کرتا - استقبال کا یه جلسه بہت دیر تک رهتا تھا - پھر سب کھانے کے کمرے میں جاتے تھے اور دعوت شروع هو جاتي تھي - بعض سفیر اِس قدر بھڑکیلي اور بھاري وردیاں پہنے هوتے تھے که اُنکے بوجهه سے کھانا نہیں کھا سکتے تھے - مجبور هوتے تھے که دستر خوان پر بیٹھنے سے پہلے درسرے کمرے میں جاکر اپنا لباس بدل آئیں - دعوت کے بعد سفیر پھر اپني سرکاري وردي پہن لیتا اور ولي عهد اور وزراء وغیرہ سے ملاقات کرتا - یه ملاقتیں بھي اتني لنبي هوتي تھیں که سفیر تھک جاتا تھا، اور کھانے کے کمرے میں دو بارہ جاکر کچھه کھا پي لیتا تھا -

لیکن اب یه طریقے موقوف هوگئے هیں - آج کل یورپ میں یه دستور هے که نئے سفیر کے پہنچنے کے بعد دو بجے حاجب سفارت خانه جاتا هے - سفیر اور اُس کا عمله سرکاري وردیاں پہنے اُس کا استقبال کرتے هیں - چند منٹ بعد سرکاري گاڑیاں اور باڈي گارڈ پہنچ جاتا هے، اور سفیر صدر جمہوریت یا پادشاہ کي ملاقات کے لیے محل کو روانه هو جاتا هے - سفیر کے پہنچنے پر جنگي موسیقي کے ذریعه اُسے سلامي دي جاتي هے - جس ملک کا سفیر هوتا هے، پہلے اُسي ملک کا گانا گایا جاتا هے - پھر قومي گیت بجایا جاتا هے - موسیقي سے فارغ هوکر سفیر اور اُس کے ساتھي گاڑیوں پر سے اترتے هیں - زینوں سیڑھي پر دو فوجي افسر استقبال کرتے هیں اور سفیر کو مع اُس کے همراهیوں کے استقبال کے کمرے میں لیجاتے هیں -

استقبال کے کمرے میں ایک طرف صدر جمہوریت یا پادشاہ اور ارکان حکومت هوتے هیں، دوسري طرف سفیر اور اُس کے ساتھي - دونوں کے بیچ میں حاجب اور مترجم کھڑے هو جاتے هیں - حاجب سفیر کا نام اور لقب بیان کرکے اُس کا تعارف کراتا هے - پھر سفیر اپنے کاغذات پیش کرتا اور لکھي هوئي تقریر پڑھ کر سنادیتا هے - صدر جمہوریت یا پادشاہ جوابي تقریر کرتا هے - پھر رسمي گفتگو هوتي هے - طرفین کے آدمیوں کا ایک دوسرے سے تعارف کرایا جاتا هے اور مصافحه پر تقریب ختم هوجاتي هے -

علوم مادیه کی ترقی

اور

علماء کے حوصلے

———

عقل انساني کس حد تک ترقي کرتي چلي جائیگي؟ مادي علم کي تگ و دو کہاں پر جاکے رکے گي؟ علماء کے حوصلے کیا هیں؟

علم کي موجودہ حیرت انگیز ترقیاں دیکھکر یه سوال ہر شخص کے ذهن میں پیدا هوجاتا هے - لیکن جواب بہت مشکل هے - اجمالي طور پر یه کہا جاسکتا هے که علم، کائنات فطرت کے جمله مادي و روحاني راز معلوم کرلینا چاهتا هے - اگرچه وہ اِس وقت تک صرف چند گوشوں هي پر سے پردہ اُٹھا سکا هے - في الحال علماء کے سامنے اهم ترین مسائل حسب ذیل هیں:

(۱) شباب کي تجدید
(۲) زندگي کي زیادہ سے زیادہ تطویل
(۳) حسب مرضي نسل کي تولید
(۴) زندگي کي تخلیق
(۵) موت کے بعد زندگي کا اعادہ

علم اور علماء کے یه حوصلے، کچھه نئے نہیں هیں - قدیم ترین زمانوں سے یه مسائل زیر بحث هیں - البته پہلے دنیا اِن مسائل کے اشتغال کو جنون سمجھتي تھي اور اُن پر هنستي تھي - لیکن اب نه کوئي هنستا هے، نه جنون سمجھتا هے - بلکه سب حیرت کے ساتھه زیادہ سے زیادہ حیرتِ انگیز علمي انکشاف دیکھنے کے منتظر رهتے هیں - کیونکه گزشته ۱۵ برس میں علم نے زیادہ سے زیادہ ناممکن باتیں ممکن کر دکھائي هیں -

ڈاکٹر وورو نوف نے اب بکثرت عملي تجارب سے ثابت کردیا هے که شباب کي کامل تجدید، وهم و خیال نہیں هے جیسا که پہلے سمجھا جاتا تھا، بلکه واقعه و مشاهدہ هے - اِس ڈاکٹر نے از کار رفته بوڑھوں کو بالکل جوان بنا دیا هے - وہ اب تک زندہ هیں اور صحیح معنوں میں جوان هوگئے هیں -

حال هي میں یه علمي انکشاف بھي هوا هے که ایک مرے هوئے کچھوے کا دل اطباء نے کاٹ لیا اور نمک پوٹاس، اور سوڈے کے اجزاء سے ممزوج عرق میں ڈال دیا - چند هي لمحے بعد، دل میں زندگي کے آثار ظاهر هوگئے - وہ زندہ دل کی طرح حرکت کرنے لگا - کئي گھنٹے تک زندہ رها - حالانکه کچھوا دیر سے مرا پڑا تھا!

قلب کو زندہ کردینے کا یه پہلا تجربه نہیں هے - اس قسم کے بے شمار تجربے هوچکے هیں - یه عمل مدت سے جاري هے که موت

طاري هونے كے بعد سينه چير ڈالتے هيں اور خاص طريقوں سے دل كو ملنا شروع كر ديتے هيں - تهوڑي دير ميں دوران خون شروع هوجاتا هے - دل هلنے لگتا هے ' اور دل كي حركت كے ساتهه هي تمام جسم ميں زندگي واپس آجاتي هے - حال هي كا واقعه هے كه لندن كے شفاخانۂ سينٹ تهامس ميں ايک عورت مسز اڈيلڈ ايک خطرناک عمل جراحي ميں فوت هوگئي - ڈاکٹر نے فوراً اُس كا سينه چاک كر ڈالا اور دل كي مالش شروع كردي - پندره منٹ بعد عورت بالكل زنده هوگئي تهي - البته وه بيهوش رهي ' اور تيس گهنٹے بعد ضعف قلب كي وجه سے پهر مر گئي -

اس سے بهي زياده عجيب تجربه علماء نے يه كر دكهايا هے كه جانداروں كے سر كاٹ كر ايک دوسرے كے جسم ميں لگا ديے هيں اور وه زنده رهے هيں ! چنانچه پچهلے دنوں لندن ميں علماء كے ايک جم غفير كے سامنے ايک ڈاکٹر نے بهت سے جهينگروں كے سر كاٹ ديے - پهر ايک كا سر دوسرے ميں جوڑ ديا - حاضرين يه ديكهه كر حيرت زده ره گئے كه چند لمحے بعد تمام جهينگر اپنے نئے سروں كے ساتهه كودنے لگے تهے ! تجربه يهيں پر ختم نهيں هوگيا بلكه كچهه مدت بعد جهينگروں ميں جنسي تبديلي بهي ظاهر هوئي - يعنے جن ميں ماده كے سر لگائے گئے تهے ' وه ماده هوگئے ' اور نر سر والے نر بن گئے !

يه شعبده نه تها - ايک علمي تجربه تها - علماء كي نظر ميں اس تجربے كي بهت اهميت هے - كيونكه اُن كے خيال ميں يه تجربه حسب مرضي نسل پيدا كرنے كا دروازه كهول دے گا - انسان اپني پسند كے مطابق نر يا ماده اولاد پيدا كر سكے گا -

اسي سلسله ميں يه علمي تحقيق بهي قابل ذكر هے كه علماء نے تجربے سے معلوم كر ليا هے كه اگر مچهر كي پرورش سرد مقام ميں كي جائے اور غذا كم دي جائے ' تو اُس كي نسل عموماً نر پيدا هوتي هے - بر خلاف اس كے گرم جگه ميں ركهنے اور زياده خوراک دينے سے اولاد زياده تر ماده پيدا هوتي هے - اس تجربے كي بنا پر انساني مردم شماري كي تحقيقات كي گئي ' تو معلوم هوا عام مصائب خصوصاً جنگ كے زمانوں ميں مرد زياده پيدا هوتے هيں' اور امن و راحت كے دوران ميں عورتيں زياده هو جاتي هيں -

آج كل علم وراثت كے ماهر نهايت كوشش كر رهے هيں كه مادي و دماغي ' هر اعتبار سے انسان كي آئنده نسليں زياده ترقي يافته پيدا كريں - ڈاکٹر شٹنانخ اور وررونوف وغيره علماء كي كوششوں سے يه اميد پيدا هوگئي هے كه اس مقصد ميں ضرور كامياب هو جائينگے - ان ڈاکٹروں كا دعوي هے كه اس صدي كے ختم هونے سے پہلے هي انساني عمر كا اوسط ' سو برس هو جائيگا - اور پهر بهت جلد يه صورت پيدا هوجائيگي كه انسان ڈيڑه سو بلكه دو سو برس تک كي عمر حاصل كر سكے گا -

ليكن ان تمام حيرت انگيز كاميابيوں كے باوجود علم معترف هے كه وه ابهي تک اپنے عهد طفوليت هي ميں هے ' اور قدرت الهي انسان كو جسقدر دولت علم بخشنا چاهتي هے ' ابهي اُس كا سوواں حصه بهي انسان نے حاصل نهيں كيا هے !

(جب سورج بجهه جائيگا ؟)

بالاتفاق تمام علماء فلک كا فيصله هے كه سورج كا حجم كم هو رها هے ' كيونكه اُس كي حرارت ميں لگا تار كمي واقع هورهي هے - ايک دن ايسا آنے والا هے جب اُس كي حرارت بالكل ختم هوجائيگي - وه بجهه جائيگا ' بالكل ٹهنڈا پڑجائيگا - اُس وقت همارا يه كرۂ زمين اور نظام شمسي كے جمله كواكب ' بالكل تاريک هوجائينگے - غذائي مادے كم هوكر بالكل ناپيد هوجائينگے - مهلک وبائيں پهيل جائينگي - انسان ' حيوان ' نباتات ' كوئي ذي روح ' بهي باقي نهيں رهيگا - كيونكه زمين ' زندگي پيدا كرنے اور قائم ركهنے كي صلاحيت سے قطعي طور پر محروم هو جائيگي !

علماء كے خيال ميں يه نتيجه لازمي هے - دنيا كي بربادي اسي طور پر واقع هوگي - ليكن يه بربادي كب هوگي؟ كيا هم يا هماري قريبي نسليں يه هولناک نتيجه ديكهه سكيں گي ؟

نهيں - علماء نے آفتاب كي حرارت اور روشني كا حساب لگا كر بتايا هے كه ابهي آفتاب ميں اتني قوت موجود هے ' كه وه كم سے كم ۱۰'۰۰'۰۰'۰۰۰ سال تک نظام شمسي كو زنده ركهه سكتي هے !

ليكن آفتاب اچانک نهيں بجهه جائيگا - بتدريج بجهے گا - كيونكه وه بتدريج اپني قوت و حرارت كهو رها هے - اس وقت آفتاب كي حرارت ' دهر نهيٹ كے مقياس كے حساب سے دس هزار درجه هے - علماء كا خيال هے كه جب يه حرارت نو هزار درجے پر آ جائے گي' تو كرۂ ارضي كے خط استوا پر حرارت ' صفر كے نيچے گر جائيگي - ظاهر هے كه اس صورت ميں كوئي انسان بهي خط عرضي كے درجه ۶۰ سے اوپر زنده نهيں ره سكے گا ' (بجز سكنڈناويا كے جهاں سمندر كا وه دهارا موجود هے جسے " خليج كا دهارا " كهتے هيں اور جو اتني حرارت باقي ركهے گا كه زندگي بر قرار رهے) الا يه كه جنوب سے غذا مهيا كرنے كا اُس كے پاس سامان موجود هو -

علماء كا خيال هے كه جب آفتاب كي حرارت نو هزار درجے پر آجائيگي ' تو تمام انسان سمٹ كر خط استواء كے گرد جمع هو جائينگے -

اُنهيں سب سے بڑي فكر غذا حاصل كرنے كي هوگي - اُس وقت سخت جنگيں برپا هونگي - كيونكه آدمي زياده هونگے' اور غذا كم هوگي - طاقتور ' كمزوروں كو هلاک كر ڈالينگے - تنازع للبقاء اور بقاء اصلح كا قانون پوري بے دردي سے نافذ رهے گا - طاقتوروں كو بهي اطمينان نصيب نه هوگا - كيونكه سورج برابر ٹهنڈا هوتا رهے گا - غذا كم هوتي جائيگي ' اور زندگي كے ليے انسانوں ميں برابر جنگ جاري رهے گي !

حرارت كے ساتهه آفتاب كي روشني بهي لازمي طور كم هوتي جائے گي - بتدريج آسمان كا نيلا رنگ بدل كر تيز زرد هوجائے گا - ابر كا رنگ بهي زرد هو جائے گا - آفتاب كي شعاعيں حسب ذيل ترتيب سے زائل هو جائينگي :

(۱) ماوراء بنفشي شعاعيں
(۲) بنفشي شعاعيں
(۳) نيلي شعاعيں
(۴) ارغني شعاعيں
(۵) سبز شعاعيں
(۶) زرد شعاعيں
(۷) نارنجي شعاعيں
(۸) سرخ شعاعيں

جب آفتاب كا نور بهت كم هوجائے گا ' تو اُس كي شعاعيں سراسر سرخ هوجائينگي - پهاڑوں پر جمي هوئي تمام برف اُس وقت سرخ يا زرد دكهائي دے گي !

اُس وقت سردي نا قابل برداشت هوگي - سردي کا تعلق سورج سے زیادہ هواؤں سے هوجائے گا - جب قطبي هوائیں چلینگي تو سردي بڑھ جائیگي - جب خط استوا کي هوائیں چلینگي تو گرمي هو جایگي -

ظاهر هے که فضا کي حرارت هي آبي بخار پیدا کرتي هے - یه بخار پاني برساتا هے اور انسان پینے کے لیے پاني پاتا هے - لیکن جب سورج کي حرارت کم هوجائیگي ' تو بخار بننا بهي موقوف هو جائیگا - یعني بارش بهي نهیں هوگي - جتنا پاني پہلے کا جمع هوگا ' وہ بهي بگڑ جائے گا ' اور بے شمار نئے نئے امراض پیدا هو جائینگے -

غرضکه اُس وقت زمین پر زندہ رهنا مشکل هوجائے گا - یهانتک که جب سورج کي آخري شعاعیں بهي ختم هوجائینگي تو زندگي بالکل ختم هوجائیگي -

(قلب کے متعلق ایک نیا نظریه)

ڈاکٹر منڈلسن جرمني کا مشهور محقق هے اور برلن کي یونیورسٹي میں قلبي امراض کا اُستاذ هے - اِس نے حال میں قلب کے متعلق ایک نیا نظریه پیش کیا هے -

وہ کهتا هے که قلب ' زندگي بر قرار رکھنے کا اصلي آله نهیں هے بلکه دوسرے درجه کي چیز هے - زندگي کي اصلي بنیاد ' قلب پر نهیں ' بلکه جسم کي اُن خلایا پر هے جو خون جذب کرتي هیں - اِس کا ثبوت یه هے که بهت سے کمزور دل کے آدمي مدتوں تک زندہ رهتے هیں - حالانکه اُن کا قلب ' جسم کے مختلف اجزاء میں پوري طرح خون پہنچا نهیں سکتا - نیز ایک ثبوت یه بهي هے که بهت سے آدمي قلب کي حرکت بند هوتے هي ' مردہ سمجھه کر دفن کر دیے جاتے هیں ' حالانکه وہ در اصل زندہ هوتے هیں - ایسے واقعات بکثرت پیش آتے رهتے هیں - اگر قلب هي پر زندگي کا مدار هوتا' تو اُس کي حرکت بند هونے کے بعد هي زندگي بهي ختم هوجاتي ' حالانکه ایسا نهیں هوتا -

(ایک عجیب مخلوق)

آسٹرین اخبارون نے یه عجب خبر شایع کي هے که ابواني نام ایک گاؤں میں اب سے ۱۹ - برس پہلے ایک عورت کے لڑکا پیدا هوا - یه بندر سے بهت مشابه تها - والدین نے اُس کا نام الکزنڈر رکها - لیکن جوں جوں اُس کي عمر بڑھتي گئي ' بندر سے مشابهت بهي بڑھتي گئي - حتی که اب جوان هونے پر وہ بالکل بندر هوگیا هے - صرف صورت و شکل هي میں نهیں ' حرکات و سکنات و طبیعت میں بهي بندر هے - وہ آدمیوں کي طرح رهنا پسند نهیں کرتا - بول بهي نهیں سکتا - بندر کي طرح چلاتا اور اچھلتا کودتا هے - پچھلے دنوں اُس کے والدین نے اُسے ایک آهني قفس میں قید کر دیا تها - کیونکه آدمیوں کو تکلیف پہنچانے لگا تها - ایک دن اتفاق سے چھوٹ گیا اور سڑک پر پہنچ گیا - لوگ اُسے گوریلا سمجھه کر ڈر گئے اور بهاگے - بڑي مشکل سے اُسے قید کیا گیا - اب ایک هنگرین عورت اُسے اپنے ساتھه بوداپسٹ لے گئي هے - ڈاکٹر متعجب هیں که کیا رائے قائم کریں ؟ وہ آدمي نهیں هے - مگر آدمي کے پیٹ سے بندر کیسے پیدا هوسکتا هے ؟ یهاں قانون وراثت سے بهي کوئي بحث نهیں کي جاسکتي - کیونکه ڈارون کے متبعین بهي یه نهیں کهتے که انسان بندر سے پیدا هوا هے - بلکه یه کهتے هیں که بندر اور انسان ایک هي مورث اعلی کي اولاد هیں -

(کیا کهانے کي ضرورت باقي نهیں رهے گي ؟)

علماء کي رائے هے که وٹامین Vitamine هي دراصل هماري تمام غذا کا حقیقي جوهر هے اِسي پر زندگي کا دار و مدار هے - وٹامین کي بهت سي قسمیں قرار دي گئي هیں ' اور هر قسم کا حروف ابجد پر الگ الگ نام رکهدیا گیا هے - بعض جرمن علمي رسائل کا بیان هے که ایک جرمن کیمیائي کو وٹامین (الف) کي ایجاد میں کامیابي حاصل هوگئي هے -

سر الفرید مونڈ نے حال میں اِس جرمن عالم کي تحقیقات کا معاینه کیا ' اور اپنے خیالات اِس بارے میں شائع کیے هیں - وہ لکهتا هے :

" اگر اِس جرمن عالم کا دعوی صحیح هے که اُس نے وٹامین کیمیاوي طریق پر طیار کر لي هے' تو اس کے معني یه هیں که هم عنقریب جمله میوؤں ' سبزیوں ' ترکاریوں ' اور مچھلي کے تیل وغیرہ غذاؤں سے مستغنی هو جائینگے - هماري اقتصادي زندگي میں عظیم انقلاب هو جائیگا - کوئی ملک اپني غذا میں دوسرے ملک کا محتاج نهیں رهے گا - انسان کي غذا ' وٹامین کي ٹکیاں هونگي' اور بهتر سے بهتر خوراک کا کام دینگي -

" اتنا هي نهیں بلکه پورے عالم تمدن پر اِس کا اثر پڑے گا - جسم انساني کي موجودہ ترکیب میں بهي تبدیلي هو جائیگي - اِس جدید غذا کے لیے معدے کي ضرورت باقي نهیں رهیگي - ایک زمانه ایسا آجائیگا جب انسان کے جسم سے معدہ بالکل غائب هو جائیگا "

اطلاع

مولانا ابو الکلام کي علالت

۲۴ ستمبر سے مولانا ابو الکلام کي طبیعت برابر علیل هے - پہلے بیري بیري مرض کے اشتداد سے دوران سر کي تکلیف شروع هوئي - پهر سرخ بخار (ڈینگو فیور) لاحق هوگیا - جس کي آج کل کلکته میں عام شکایت هے - اب اگرچه بخار اُتر چکا هے ' مگر اُس کي وجه سے بیحد طبیعت کمزور هوگئي هے - یهي وجه هے که ال انڈیا کانگرس کمیٹي کے جلسوں میں بهي وہ حصه نه لے سکے ' بجز ورکنگ کمیٹي کے جلسوں کے جو اُن کي علالت کے خیال سے اُنهي کے مکان میں منعقد هورهے هیں -

جن حضرات کے خطوط اس دو هفته کے اندر ان کے نام آچکے هیں ' وہ جواب نه ملنے کي وجه سے پریشان خاطر هونگے - براہ عنایت چند دن اور انتظار کریں تاکه مولانا کي طبیعت بحال هوجائے ' اور وہ به اطمینان خطوط کا جواب لکها سکیں -

منیجر

ایک فراموش شدہ عظمت

جو تذکرہ و یاد آوری کی مستحق ہے

امیر محمد بن عبد الکریم

جنکی نسبت یورپ کی تازہ ڈاک میں بعض نئی تفصیلات آئی ہیں - معلوم ہوا ہے کہ فرانس کے ایک دارالاشاعت نے انسے ا
فرمایش کی تھی کہ وہ خود اپنے قلم سے اپنی سوانح عمری قلمبند کردیں - شیخ نے یہ درخواست منظور کرلی اور
اب وہ بہ یک وقت فرانسیسی اور عربی ‘ دونوں زبانوں میں اپنے حالات قلمبند کر رہے ہیں -

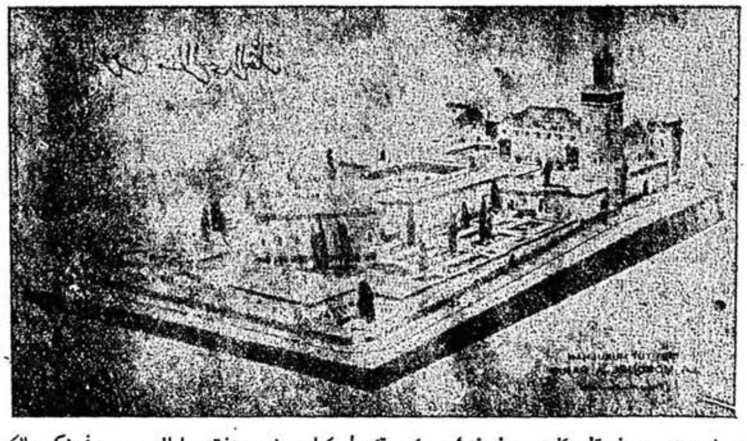

پیرس کی مسجد اور عربی چمنستان کا مصور نمونہ ‘ جسکی تکمیل کیلیے اس هفتہ سلطان مصر نے ایک لاکھہ فرانک دیا ہے

عالمِ مطبوعات و صحائف

رُوح

ساٹھ اطباء عصر کے مباحث

حال میں آمریکہ کے ایک علمی رسالے نے دو سوال شائع کئے تھے:

(۱) کیا روح کے وجود پر کوئی علمی دلیل موجود ہے؟

(۲) کیا علمی دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ موت کے بعد روح باقی رہتی ہے؟

۶۰ مشہور طبیبوں نے اِن دونوں سوالوں کے جوابات دیئے ہیں جنہوں نے بالاتفاق تقریباً ایک ہی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ ذیل میں اُن کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:

ڈاکٹر فرانک واالک نے دعویٰ کیا ہے کہ بعض مرنے والوں میں اُسنے ایسی علامتیں دیکھی ہیں، جن سے موت کے بعد روح کے بقاء کا ثبوت ملتا ہے۔ لیکن رسالے نے وہ علامتیں شائع نہیں کیں۔ البتہ اتنا لکھا ہے کہ بعض علامتیں، مادی ہیں، بعض اثیری (یعنی ایتھر کی قسم کی)

ڈاکٹر ہنٹ اور اُنکے رفقاء علم کا فیصلہ ہے

"کوئی علمی دلیل موت کے بعد روح کے بقاء پر موجود نہیں۔ رُوح کے بقاء کا عقیدہ ایک خالص دینی عقیدہ ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ عقیدہ، نفسِ انسانی کی اِس آرزو کا مظہر ہے کہ وہ ہمیشہ باقی رہنا چاہتا ہے اور فنا ہوجانے سے ڈر رہا ہے۔ اِس مسئلہ پر ہمیشہ دینی پہلو ہی سے گفتگو کرنی چاہیئے نہ کہ علمی پہلو سے، کیونکہ علم میں اُس کا کوئی ثبوت موجود نہیں۔"

ڈاکٹر ہنٹ نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے

"لیکن اِس کے یہ معنی نہیں کہ میں رُوح کے وجود یا اُسکے بقاء کا منکر ہوں۔ بلکہ میں اِن سب باتوں پر پختہ ایمان رکھتا ہوں مگر میرا یہ ایمان، علمی حقائق و براہین پر مبنی نہیں ہے، بلکہ سراسر ضمیر و وجدان کے رجحان پر قائم ہے۔"

ڈاکٹر کین لکھتا ہے

"اگر ہم موت سے پہلے اور موت کے بعد انسانی جسم ناپیں یا تولیں، تو دونوں حالتوں میں ہرگز کوئی فرق نہیں پائیں گے تاہم یہ واقعہ ہے کہ موت کے بعد جسم انسانی میں کوئی چیز کم ضرور ہوجاتی ہے اس کی کو ہم روح کا نکل جانا کہتے ہیں۔ کسی انسان نے کبھی روح نکلتے نہیں دیکھی، مگر کسی کو کبھی اُس کے نکلنے میں شک و شبہ نہیں ہوتا۔ درحقیقت روح، اِس کائنات میں سب سے بڑا راز بلکہ سب سے زیادہ پیچیدہ طلسم ہے۔ علم اُس کے ثابت کرنے سے قطعًا عاجز ہے، لیکن دین اُسے ثابت کرتا ہے بلکہ اُسی پر اپنی تعلیم کی بنیاد رکھتا ہے۔ یہ واقعہ ہے کہ ہر وہ چیز جو ہمارے حواس کے دائرے میں آتی ہے، فانی ہے۔ روح، ہمارے حواس سے پَرے ہے۔ اِس لئے ہم اُس کے فانی ہونے کا فیصلہ نہیں کرسکتے۔ رومی مقرر سیسرو کا یہ قول مجھے ازحد پسند ہے کہ ایک بار اُسنے کہا تھا "اگر میں گمراہ ہوں تو بھی افلاطون کے ساتھ ہونے کو ترجیح دوں گا، بجائے اِس کے کہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں جو بقاء رُوح کے منکر ہیں۔" صدیوں سے علماء کوشش کر رہے ہیں کہ عالمِ غیب اور قبر کے بعد کی دنیا کو معلوم کریں، مگر اُن کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں۔ یہ اِس لئے کہ علم، انسان کا ساتھ صرف اُس کی زندگی بھر دیتا ہے۔ موت کے طاری ہوتے ہی علم کی رفاقت چھوٹ جاتی ہے۔ البتہ اُس وقت دین، ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اگر نظریۂ نشو و ارتقاء، علم ہیئت، اور دوسرے غامض علوم و فنون پر ہم یقین رکھتے ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ رُوح اور اُس کے بقاء پر بھی ایمان نہ رکھیں۔ کائنات کے بے شمار راز اب تک ہماری عقل سے باہر ہیں، مگر اُن کی حقیقت سے جاہل ہونے پر بھی ہم انہیں تسلیم کرتے ہیں۔ کیوں نہ روح کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا جائے؟"

ایک اور مضمون نگار، جسنے اپنا نام ظاہر نہیں کیا، لکھتا ہے:

"موت کے بعد روح کے بقاء کا عقیدہ، سراسر دینی عقیدہ ہے۔ اُس میں بحث کی گنجائش موجود ہے، کیونکہ مرنے کے بعد کوئی آدمی کبھی اِس دنیا میں واپس نہیں آیا کہ ہمیں اصلی حقیقت سے آگاہ کرتا۔ علم اس کے ثبوت سے قاصر ہے۔ ہماری عقل یہ تصوّر نہیں کرسکتی کہ جسم کے فنا ہوجانے کے بعد روح باقی رہے۔ لیکن ہماری عقل نے ابتک کتنے حقائق سمجھ لئے ہیں؟"

ڈاکٹر رچرڈ کابٹ نے لکھا ہے:

"میں بقاء روح پر کامل ایمان رکھتا ہوں، اِس لئے نہیں کہ علمی دلائل اُسے ثابت کرتے ہیں، بلکہ اِس لئے کہ میرا وجدان مجھے اِس یقین پر مجبور کرتا ہے۔ میرا یہ عقیدہ سراسر دینی عقیدہ ہے۔ اگر علم بقاء روح ثابت نہیں کرسکتا، تو یہ بھی واقعہ ہے کہ وہ اُسے باطل بھی ثابت نہیں کرسکتا۔ بہرحال میں بقاء رُوح کا قائل ہوں میرا پختہ ایمان ہے کہ موت کے بعد ہم دائمی زندگی حاصل کرلیتے ہیں"

ایک اور ڈاکٹر نے (جسے علمی رسالہ نے آمریکہ کا مشہور ترین محقق قرار دیا ہے) کہا ہے:

"جن قرائن کی بناپر بقاء روح ثابت کی جاتی ہے، وہ ہر اعتبار سے لائق غور ہیں۔ میرے ذہن میں ڈاروِن کا یہ قول برابر موجود رہتا ہے "عقل کسی طرح بھی تسلیم نہیں کرسکتی کہ یہ کائنات محض اتفاق سے ظاہر ہوپڑی ہو۔ وہ حیرت انگیز دقیق نظام جس پر کائنات قائم ہے، ناممکن ہے کہ اُس بے معنی لفظ کا نتیجہ ہو جسے عوام "اتفاق" کہتے ہیں" نظریۂ نشو و ارتقاء، جو جملہ زندہ کائنات پر منطبق ہوتا ہے، صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اِس مرئی و مادی عالم سے پَرے ایک ایسی غیر مرئی قوت موجود ہے جو ناموسِ طبیعت پر کامل سلطنت و نفوذ رکھتی ہے۔ وہی کائنات کی مالک ہے اور وہی اُسے انتہائی دانشمندی سے چلا رہی ہے۔ یہ غیر مرئی قوت، لازمی طور پر ازلی و ابدی ہی ہو سکتی ہے"

اپنا مضمون ختم کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"طویل تجربوں کے بعد مجھے یقین ہوگیا ہے کہ بقاء رُوح کا عقیدہ محض وہم و خیال نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت پر مبنی ہے۔ انسان نے بلاسبب یہ عقیدہ پیدا نہیں کیا۔ دَرحقیقت یہ عقیدہ، قدرت کے ایک الہام سے پیدا ہوا ہے۔ انسانی عقل ہرگز تسلیم نہیں کرسکتی کہ موت کے ساتھ ہی فنا طاری ہوجاتا ہے۔ عقل انسانی کا یہ رجحان مادی نہیں ہے۔ روحانی ہے۔ اور ہرگز باطل نہیں ہوسکتا۔ میں یہ اعلان کسی دینی جذبہ کی بنا پر نہیں کر رہا ہوں، بلکہ ایک عالم ہونے کی حیثیت سے بھی میرا یہی اعتقاد ہے"

ڈاکٹر ٹانزنڈ نے یوں اظہار رائے کیا ہے:

"انسانی زندگی میں کوئی ثبوت بھی روح کے وجود کا موجود نہیں۔ نیز کسی علمی دلیل سے موت کے بعد بقاء رُوح کا نظریہ ثابت نہیں ہوسکتا۔ مجھے یقین ہے، علم ہرگز اِس طرح کا کوئی ثبوت پیش نہیں کرسکتا۔ لیکن ہمارا کسی بات کے ثابت کرنے سے قاصر رہ جانا اُس کے بطلان کی دلیل نہیں ہے"

ڈاکٹر کالوَرج لکھتا ہے:

"طویل تجربوں کے بعد بھی مجھ کوئی مادی ثبوت، موت کے بعد بقاء روح کا نہیں مل سکا۔ میرا علم زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ جب دماغ کا عمل رُک جاتا ہے تو عقل غائب ہوجاتی ہے۔ تاہم مجھے حق الیقین ہے کہ اِس مادی عالم کے پَرے ایک غیر مرئی لامتناہی عقل موجود ہے"

ڈاکٹر آگسٹ کائل کا خیال ہے:

"میں نے آجتک باوجود کوشش کے کوئی ثبوت اِس امر کا نہیں پایا کہ موت کے بعد روح باقی رہتی ہے۔ دراصل ہماری مادی زندگی بہت ہی تھوڑی ہے۔ لیکن اس کا امتیاز کمیت میں نہیں ہے کیفیت میں ہے۔ میرے خیال میں انسان کی تربیت اِس طرح ہونی چاہیئے کہ وہ علم اور دین کو علحدہ علحدہ رکھے اور سمجھے۔ روح کا علمی دلائل سے ثابت نہ ہونا، اُس کے بطلان کی دلیل نہیں ہے۔ دین نے انسانیت کو بہت نفع پہونچایا ہے۔ انسانیت کو ہمیشہ دین کی ضرورت باقی رہے گی"

ڈاکٹر کولینڈ لکھتا ہے:

"میرے شخصی تجربے نے مجھے پُورے طور پر مطمئن کردیا ہے کہ ہماری زندگی کا تعلق ایک ایسی چیز سے قائم ہے جو کبھی فنا ہونے والا نہیں کاش میں اتنی فصاحت رکھتا کہ دوسروں میں بھی یہ اعتقاد پیدا کردے سکتا۔ وہ چیز وہی ہے جسے "روح" کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ میں اگرچہ اُسے ثابت نہیں کرسکتا مگر مجھے اُس پر کامل یقین ہے رُوح، مادی و کیمیاوی قوانین کے تابع نہیں ہے، لہذا اُسے مادیات پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہوسکتا۔ ابھی علم نے اتنی ترقی نہیں کی کہ یہ طلسم کھول سکے"

تاریخ شرق جدید کی تاریخی شخصیتیں

مدحت پاشا

شہید حریت و دستور

(۲)

سلطان کی معزولی

حسین عونی پاشا، رشدی پاشا، مدحت پاشا، اور خیر اللہ آفندی (شیخ الاسلام) نے مل کر طے کیا کہ ۵ جمادی الاولیٰ کو ولی عہد مراد آفندی کو تخت نشین کر دیا جائے۔ لیکن اس تاریخ سے دو دن پہلے ہی سلطان عبدالعزیز کو کسی طرح اس معاملہ کی خبر پہنچ گئی اور انھوں نے حسین عونی پاشا کو ملاقات کے لئے اپنے محل میں طلب کیا۔ مگر عونی پاشا نہیں گئے۔ کیونکہ انھیں افشاء راز کا حال معلوم ہوگیا تھا۔ چونکہ اب مزید تاخیر میں خطرہ تھا، اس لئے یہی طے پایا کہ فوراً اُسی تخت نشینی عمل میں لائی جائے۔ چنانچہ حسین عونی پاشا نے اُسی رات اپنے شرکار کی مجلس منعقد کی، اور سلطان کی معزولی کے لئے بڑی تعداد میں فوج بھی جمع کر لی گئی۔

مدحت پاشا اپنی خود نوشتہ سوانح عمری میں لکھتے ہیں:

"ہم نے مناسب سمجھا کہ ولی عہد مراد آفندی کی تخت نشینی کا اعلان، وزارت جنگ کی عمارت میں ہو۔ چنانچہ میں (مدحت پاشا) اور رشدی پاشا صبح تڑکے وزارت جنگ کی طرف روانہ ہوئے۔ حسین پاشا، احمد پاشا، ردلیف پاشا، حسن پاشا، طولمہ باغچہ (قصر شاہی) میں گئے تاکہ وہاں فوج کو ضروری احکام دیں۔

"یہ تمام کارروائی پوری طرح مخفی رکھی گئی تھی۔ ہمیں یقین تھا کہ ہمارے رفقاء کے سوا کسی کو اس کا علم نہیں ہے۔ لیکن جب ہم وزارت جنگ میں پہنچے، تو یہ دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے کہ وہاں لاکھوں آدمی جمع ہیں اور نئے سلطان کے ورود کا انتظار کر رہے ہیں۔ آج تک مجھے معلوم نہ ہو سکا کہ یہ خبر تمام شہر میں راتوں رات کس طرح مشہور ہوگئی؟"

"مجمع، از حد جوش وخروش میں تھا۔ بڑی ہی بے چینی سے مراد آفندی کا انتظار کر رہا تھا۔ اچانک ولی عہد کی سواری نمودار ہوئی۔ حسین عونی پاشا اُن کے ساتھ بیٹھے تھے۔ تمام مجمع نے نئے سلطان کے ہاتھ پر بیعت کی اور اُن کی تخت نشینی کا اعلان ہوگیا۔ اُسی وقت سلطنت کے تمام صوبوں اور یورپ کی تمام حکومتوں کو تار کے ذریعہ اس عزل و تخت نشینی کی اطلاع بھیج دی گئی۔ دارالخلافہ میں جشن شروع ہوگیا۔ ہر طرف جھنڈے بلند ہوگئے۔ اجنبی جہازوں نے بھی اپنے علم اونچے کر دیئے لیکن روسی سفارت خانہ نے مظاہر جشن میں کوئی حصہ نہیں لیا۔ اور دو دن تک عالم تذبذب میں رہا۔

"روس کو محمود ندیم پاشا کی معزولی سے سخت رنج ہوا تھا۔ اب خود سلطان کی معزولی نے اُسے اور بھی برہم کر دیا۔ چنانچہ نادر روس نے ترکی وزارت خارجیہ کے نام تار بھیجا کہ "انھیں اس بات پر سخت افسوس ہے کہ ایک معمولی سپہ سالار کی جرأت نے سلطان کو اُس کے تاج و تخت سے محروم کر دیا ہے!"

"سلطان عبدالعزیز معزول کر دیئے گئے، لیکن اُن کی ذات اور عزت کو کوئی صدمہ نہیں پہنچایا گیا۔ پہلے دستور تھا کہ معزول سلاطین قید کر دیئے جاتے تھے، ہم بھی سلطنت کے مصالح کے لئے ایسا کر سکتے تھے، مگر ہم نے نہیں کیا۔ ہم جانتے تھے کہ ملک میں کوئی جماعت بھی سلطان کی طرفدار نہیں ہے۔ لہذا انھیں قید کرنا قطعاً غیر ضروری تھا۔ علاوہ بریں ہم دستوری نظام حکومت قائم کرنا چاہتے تھے، اور دستوری حکومت میں کسی شخص کو بھی بغیر جرم کے قید کرنا جائز نہیں ہوتا، اگرچہ وہ معزول بادشاہ ہی کیوں نہ ہو"

معزول ہونے کے بعد سلطان عبدالعزیز نے سلطان مراد کو دست خاص سے مبارک باد کا خط لکھا، اور محل طوب قپو سے "فرعیہ" میں منتقل کر دیئے جانے کی درخواست کی۔ درخواست منظور کر لی گئی اور معزول سلطان نہایت عزت و احترام کے ساتھ اپنی تین سو بیویوں اور کنیزوں کے ساتھ نئے محل میں منتقل ہو گئے۔

عبدالعزیز کی خودکشی

ہم ابھی نئے سلطان کی تاج پوشی کے جلسوں سے پوری طرح فارغ بھی نہ ہوئے تھے، کہ سلطان عبدالعزیز نے اپنی نخوت و غرور کے جنون سے بے خود ہو کر خودکشی کر لی۔

یہ واقعہ معزولی سے ۶ دن بعد پیش آیا۔ اتوار کے دن انھوں نے اپنے ایک ملازم سے قینچی طلب کی اور اپنے بازو کی رگیں کاٹ ڈالیں۔ اُن کی موت خودکشی سے ہوئی۔ یہ بالکل یقینی بات تھی۔ تاہم مزید احتیاط کے خیال سے ہم نے اس کی باقاعدہ تحقیقات بھی کرائی۔ تمام شاہی طبیبوں اور اجنبی سفارت خانوں کے ڈاکٹروں کو بلا کر معائنہ کرالیا گیا۔ ان ڈاکٹروں کی تعداد ۱۹ کے قریب تھی۔ انھوں نے بالاتفاق فیصلہ کیا کہ سلطان نے خودکشی کی ہے۔

سلطان مُراد کی بیماری

سلطان مراد کی تخت نشینی ایک عظیم الشان مجمع کے سامنے عمل میں آئی تھی۔ اتنا بڑا مجمع اُنھوں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ مجمع از حد جوش وخروش میں تھا اور پوری قوت سے نعرے بلند کرتا تھا۔ نحیف سلطان کے اعصاب پر اس منظر نے بہت بُرا اثر کیا، اور وہ عصبی بیماری میں مبتلا ہو گئے۔ اس واقعہ کے چھٹے دن جب اُنھوں نے معزول سلطان عبدالعزیز کی خودکشی کا حال سُنا، تو مرض نے اور بھی زیادہ شدت اختیار کی۔ دوسرے ہی دن اُن میں جنون کی علامتیں ظاہر ہوگئیں۔ ہم نے یہ واقعہ احتیاطاً مخفی رکھا اور علاج کرتے رہے، لیکن ۲۵ دن کے بعد ایک روز سلطان، باغ کے حوض میں پھاند پڑے اور محل کے خدام کو اُن کے جنون کا حال معلوم ہوگیا۔ اب اخفا ناممکن تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں تمام شہر حقیقت حال سے واقف ہوگیا تھا!

سلطان کی بیماری نے سلطنت کو سخت نقصان پہنچایا۔ ہم نے دستور اساسی طیار کر لیا تھا، مگر اسی بیماری کی وجہ سے اعلان ملتوی کر دیا۔ صرف یہی نہیں بلکہ حکومت کے تمام کام معطل ہوگئے۔ حتیٰ کہ سفراء دول کے کاغذات تک کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ اگرچہ وزارت و حکومت موجود تھی، مگر قانون کے مطابق ہر حکم کے لئے سلطان کی منظوری لازمی تھی۔ اور سلطان اس قابل نہ تھے کہ معاملات سلطنت کی سماعت کر سکتے۔

ایک نئی مصیبت

اس صورت حال نے ہمیں سخت پریشان کر دیا تھا۔ ہم سلطنت کے معاملات پر غور کرنے کے لئے رات رات بھر بیٹھے رہتے۔ ایک رات میرے مکان پر شیخ الاسلام خیر اللہ آفندی اور وزراء سلطنت جمع تھے کہ ایک شخص حسن چرکسی نامی آیا۔ یہ فوج میں افسر تھا، اور سلطان عبدالعزیز کے لڑکے شہزادہ یوسف عزالدین کا اڈی کانگ رہ چکا تھا۔ اُسنے وزیر جنگ سے ایک بہت ضروری معاملہ کے لئے ملاقات کی درخواست کی۔ جوں ہی وہ اندر داخل ہوا، حسین عونی پاشا پر پستول نکال کر حملہ کر دیا۔ حسین عونی کے سینہ پر گولی لگی اور اُن کا کام تمام ہوگیا۔ چونکہ ہمارے پاس ہتیار نہیں تھے، بھاگنے پر مجبور ہوگئے۔ مگر قیصرلی احمد پاشا وزیر بحر نے قاتل کو گرفتار کرنا چاہا۔ قاتل نے اُنھیں بھی سخت زخمی کیا۔ وہ بھاگے۔ اُسنے تعاقب کیا۔ حیز اخادم احمد آغا اُس سے لپٹ گیا۔ مگر قاتل نے اُسے بھی قتل کر ڈالا۔ وزراء کے محافظ سپاہی دوڑے مگر قاتل کی جیب میں ۵ پستول تھے۔ اُسنے ۵ آدمی اور قتل کر دیئے۔ اب کسی کی ہمت نہیں پڑتی تھی کہ اُس کے قریب جائے۔ قاتل اب ایک دوسرے کمرے میں گھسا، وہاں راشد پاشا بیہوش پڑے تھے۔ اُسنے اُنھیں بھی قتل کر دیا۔ بالآخر جب کافی تعداد میں مسلح پولیس کے سپاہی پہنچے تو وہ گرفتار کیا گیا۔

اس حادثہ نے سلطنت کو بہت نقصان پہونچایا۔ حسین عونی پاشا، فنون جنگ میں بے نظیر تھے۔ راشد پاشا، خارجی معاملات کے فہم میں مشہور تھے۔ ہمارے دشمن ان دونوں کی موت سے بہت خوش ہوئے۔

بلقان اور جزیرہ کریٹ کی شورش

ہم ان مصائب میں گرفتار تھے کہ مانٹی نگرو، سرویا، بلغاریا، اور کریٹ میں شورشیں برپا ہوگئیں۔ ہمارے عزم و استقلال کے لئے یہ بڑا ہی نازک وقت تھا۔ باایں ہمہ ہم نے بروقت کارروائیوں میں ذرا بھی کوتاہی نہ کی۔ فوراً ہر طرف فوجیں روانہ کر دی گئیں ہماری فوجوں نے غیر معمولی شجاعت و ہمت دکھائی، اور تمام شورشوں کا خاتمہ کر دیا۔

سلطان عبدالحمید کی تخت نشینی

لیکن سلطنت کی حفاظت کے لئے مجنون سلطان کی معزولی

ناگزیر تھی۔ اب قانون کے بموجب عبدالحمید آفندی ولی عہد تھے اُنہی نئے وہی تخت نشین ہو سکتے تھے۔ دستور اساسی کا جو مسودہ میں نے طیار کیا تھا، ولی عہد نے ملاحظہ کر لیا تھا اور اُس سے بالکل متفق تھا۔ اُسنے بڑے ہی جوش سے کہا تھا کہ "سلطنت کی نجات صرف ایسے ہی نظام حکومت سے ممکن ہے" اُسنے پورے یقین کے ساتھ اپنے اس عزم کا بھی یقین دلایا تھا کہ تخت نشیں ہوتے ہی اُس کا اعلان کر دے گا۔ ہم خدام سلطنت کی مسرت بے حساب تھی۔ ہم برسوں سے احیار دولت کا جو خواب خرگوش دیکھ رہے تھے، اب اُس کی تعبیر ہمارے سامنے تھی۔ ہم نے خیال کیا کہ یہ نوجوان شہزادہ سلطنت اور اُمت کا نجات دہندہ ثابت ہوگا۔ چنانچہ ۱۱۔ شعبان ۱۲۹۳ھ کو عبدالحمید کی تخت نشینی کا باقاعدہ اعلان کر دیا گیا۔

سفراء دول کی مؤتمر

بلقان کا مسئلہ، درحقیقت روس کا اُٹھایا ہوا تھا لیکن جب ہماری فوجوں نے بلقانی باغیوں کے ٹکڑے اُڑا دئے، تو روس نے چندنئے حیلے تراشنا شروع کئے، اور دول یورپ کو ایک مؤتمر منعقد کرنے کی دعوت دی۔ چنانچہ آستانہ میں دول عظمیٰ کے ۶ سفیروں کا اجتماع ہوا اُنھوں نے پہلی تجویز یہ طے کی کہ بلغاریہ کو اندرونی خود مختاری دیدی جائے۔

مدحت پاشا کی وزارت

ظاہر ہے، ہم اس قسم کی تجویزیں منظور نہیں کر سکتے تھے۔ ان تجویزوں کا مان لینا، بلقان سے ہاتھ دھونا تھا۔ مگر دول یورپ نے دباؤ ڈالنا شروع کیا۔ رشدی پاشا وزیر اعظم بہت خائف تھے۔ اس صورت حال نے مجھے مجبور کر دیا کہ وزیر اعظم کی کرسی پر بیٹھ جاؤں۔ میں حالات کی ابتری سے بخوبی واقف تھا۔ تاہم میں نے اصلاح کی کوشش شروع کر دی۔

ہماری مصیبت صرف یورپ ہی کی جانب سے نہ تھی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مصیبت یہ تھی کہ ہمارا خزانہ بالکل خالی تھا۔ سلطان عبدالعزیز کے مہلک اسراف نے ایک کوڑی باقی نہیں رکھی تھی۔ میں نے غیر معمولی محنت کر کے نئے بنک نوٹ جاری کر دئے۔

دستور اساسی کا اعلان

سلطان عبدالحمید نے تخت نشین ہوتے ہی دستور اساسی کا مسودہ ایک مجلس کے سپرد کر دیا تھا کہ اُس کی جانچ پڑتال کرے۔ مجلس نے اُس پر پوری بحث کی، اور منظور کر کے سلطان کی خدمت میں بھیج دیا۔ سلطان نے بھی اُس پر پسندیدگی کا اظہار کیا، اور ۷، ذی الحجہ ۱۲۹۳ھ میں بڑے تزک و احتشام کے ساتھ اُس کا اعلان ہو گیا۔ تمام مملکت نے اس اعلان کا پُرجوش استقبال کیا۔ پوری سلطنت میں جشن منایا جانے لگا۔

اس اثنا میں ہم نے دول یورپ کی مؤتمر کو صاف اور قطعی لفظوں میں اطلاع دیدی کہ ہم اُس کی کوئی تجویز بھی منظور نہیں کرینگے۔ ہماری یہ جرأت نہایت خطرناک تھی۔ ہم نے گویا پورے یورپ کو دعوت جنگ دے دی تھی۔ مگر ہم مجبور تھے۔ ہماری مجلس وزراء نے طے کر لیا تھا کہ خاموشی سے تباہ نہیں ہونگے۔ اگر مٹنا ہی ہو تو عزت کے ساتھ مٹیں گے۔ دُول یورپ ہمارا انکار سُن کر بہت برہم ہوئیں، اور اپنے اپنے سفراء واپس بلا لئے۔ اس کارروائی کا صاف مطلب یہ تھا کہ ہمارے باہمی سیاسی تعلقات منقطع ہو گئے۔ مگر ہم نے اس کی کوئی پروا نہیں کی۔

دوسری طرف میں نے یہ کیا کہ بلقانی ریاستوں سے براہ راست گفت و شنید شروع کر دی۔ اُنھیں نرم گرم شرطوں پر صلح کے لئے راضی کر لیا۔ ساتھ ہی دستور اساسی کے اعلان کے بعد ہم نے پہلی عثمانی مجلس (پارلیمنٹ) کے لئے انتخابات شروع کر دئے۔

ہم یہ سب کچھ کر رہے تھے، مگر چونکہ روس کی طرف سے اعلان جنگ کا قوی احتمال تھا اس لئے جنگی تیاریوں سے بھی غافل نہیں تھے۔ فوجوں کی ترتیب اور نقل و حرکت تمام مملکت میں شروع ہو گئی تھی۔

مدحت پاشا کی جلاوطنی

سلطنت ان داخلی اور خارجی مشکلات میں پھنسی ہوئی تھی۔ میں اصلاح حال کی شب و روز کوشش کر رہا تھا، کہ اچانک ایک دن قصر طولمہ باغچہ میں سلطان نے مجھے طلب کیا۔ جونہی میں پہونچا، مجھ سے قلمدان وزارت لے لیا گیا، اور کہا گیا کہ میں جہاز عزالدین میں فوراً سوار ہو جاؤں۔ کیونکہ میں سلطان کے حکم سے جلاوطن کر دیا گیا ہوں، مجھے یورپ چلا جانا چاہئے!

سلطان مراد کی تخت نشینی کے دن سے میں نے اس قدر محنت کی تھی کہ مجھے یقین ہے کوئی دوسرا انسان نہیں کر سکتا۔ میں نے لگاتار جد و جہد سے اب ایسی صورت حال پیدا کر دی تھی کہ سلطنت تمام خطروں سے صحیح و سالم نکل جاتی۔ لیکن اب اچانک یہ معاملہ پیش آگیا۔ پہلے مجھے خوشی ہوئی کہ اب آرام کر سکوں گا۔ مگر فوراً اس خیال سے دل و جگر مجروح ہو گیا کہ میری زندگی، میری نہیں بلکہ قوم و ملک کی ہے، اور اس کے لئے سخت خطرات درپیش ہیں۔ مجھے یقین تھا کہ سلطان کی یہ حرکت، سلطنت کے لئے نہایت مہلک ثابت ہوگی۔ اور اصلاح کی تمام اُمیدیں ضائع ہو جائیں گی۔

میں نے اپنا قصور دریافت کیا۔ سعید پاشا، سلطان کے پاس گئے، اور واپس آکر کہا کہ دستور اساسی کی دفعہ ۱۱۳ کی رُو سے سلطان کو حق پہنچتا ہے کہ ہر اُس شخص کو جلاوطن کر دیں، جسے پولیس کا افسر اعلیٰ سلطنت کے لئے خطرناک ظاہر کرے۔ ساتھ ہی اُنھوں نے دو سرکاری کاغذ بھی دکھلائے۔ ایک میں لکھا تھا کہ پولیس نے ایک فوجی افسر کو بازار میں کہتے سنا "مدحت پاشا عنقریب ترکی جمہوریت کا صدر منتخب ہوگا"

میں جلاوطنی کی اس وجہ پر اپنی بے اختیارانہ ہنسی ضبط نہ کر سکا سعید پاشا نے کہا "سلطان معظم، سلام کے بعد فرماتے ہیں کہ عنقریب تمھیں واپس بلا لیا جائے گا"

میں نے کہا "سلطان کے سلام کا شکریہ! مگر سلطان کو میرا پیغام پہونچا دو کہ اپنی واپسی پر میں ان محلوں میں سلطان کو نہیں پاؤں گا اور نہ سلطنت کی یہ عظمت و شان نظر آئے گی۔ اُسوقت میں تباہی روک نہ سکوں گا!" میں نے یہ کہا اور روانہ ہو گیا۔

میری ناگہانی جلاوطنی سے پایہ تخت اور صوبوں میں سخت بےچینی پیدا ہوئی۔ لوگ ڈرے کہ اب دستور اساسی بھی باطل ہو جائے گا۔ کیونکہ میں نے ہی اُسے مرتب کیا تھا، اور سب سے زیادہ میں ہی اُس پر زور دے رہا تھا۔ یہ بےچینی دیکھ کر سلطان مجبور ہوئے کہ نئی نئی تہمتیں تراشی جائیں۔ چنانچہ قسطنطنیہ کے اخبارات میں شائع کیا گیا کہ میرے کاغذات میں ایسی چیزیں ملی ہیں جن سے میری خیانت ثابت ہوتی ہے اسی لئے سلطان نے مجھے معزول کر کے جلاوطن کر دیا ہے!

اُسوقت تک ترک اس قدر نیک دل تھے کہ سرکاری افتراپردازیاں سمجھ نہیں سکتے تھے۔ اس لئے اکثر لوگ میرے مخالف ہو گئے۔ مگر یورپ کے اخبارات حقیقت حال سے واقف تھے۔ اُنھوں نے صحیح خبر شائع کر دی کہ چونکہ مدحت پاشا نے سلطان کی غلامی منظور نہیں کی، اس لئے اُن پر عتاب شاہی نازل ہوا ہے۔ ترکوں نے یہ سُنا تو سلطان پر نہایت برہم ہوئے۔ اب قصر شاہی مجبور ہوا کہ میرے خلاف ایک پوری سازش طیار کرے۔ چنانچہ آستانہ کے اخبارات اور ساقط مترددوں اور شاعروں کو رشوت دیکر آمادہ کیا گیا کہ مجھ پر حملہ شروع کر دیں۔ میں نے ترکی اخبارات دیکھے تو ہنسنے لگا۔ کل تک یہ میرے تدبر و دیانت کے راگ گاتے تھے۔ آج مجھے شیطان قرار دینے لگے! اُسوقت بے اختیار میری زبان پر یہ آیت جاری ہوئی: "و اذا اراد اللہ بقوم سوءًا فلا مرد لہ وما لہم من دونہ من وال"

روس کا اعلان جنگ

میری جلاوطنی کی خبر سٹپرزبرگ (دارالحکومت روس) پہنچی تو حکومت روس کا مسرت سے اُچھل پڑی۔ اب اُسنے باب عالی پر زور دینا شروع کیا کہ بلقان کے متعلق اُس کے مطالبات منظور کر لے۔ لیکن ترکی حکومت نے انکار کیا۔ اسپر روس نے اعلان جنگ کر دیا، اور دریائے ڈینیوب کی طرف سے، روسی فوج حملہ آور ہو گئی۔

اب سخت پریشانی پیدا ہو گئی۔ ہمارا خزانہ بالکل خالی پڑا تھا۔ میرے جاری کئے ہوئے بنک نوٹ، سلطان نے بےپروائی سے خرچ کر ڈالے تھے۔ نئے نوٹوں کا شائع کرنا سردست ناممکن تھا۔ اعلان جنگ نے سابق نوٹوں کی قیمت بھی کم کر دی تھی۔ حکومت کے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہ تھا کہ رعایا سے زبردستی روپیہ وصول کیا جائے۔ چنانچہ یہی کیا گیا۔

اس سے بھی بڑی مصیبت، سلطان کی ناتجربہ کاری تھی۔ جنگ شروع ہوتے ہی سلطان نے عبدی پاشا اور ردیف پاشا کو معزول کر دیا۔ یہ دونوں سپہ سالار روسی سرحدوں سے واقف تھے اور اس جنگ کے لئے پہلے ہی سے نقشے مرتب کر چکے تھے۔ ان کی معزولی نے میدان جنگ میں سخت ابتری پیدا کر دی۔ اُسوقت ہماری جنگی قوت کافی تھی۔ ۵ لاکھ نظامی فوج نہایت عمدہ طور پر مسلح موجود تھی۔ رضاکاروں کی تعداد بھی بہت زیادہ تھی۔ مگر سلطان کی احمقانہ مداخلت نے معاملہ خراب کر دیا۔ رضاکار فوجیں منتشر کر دی گئیں نظامی فوجوں میں بدنظمی پیدا ہو گئی۔ اسپر بھی سلیمان پاشا اور عثمان پاشا نے دشمن کی یلغار روک دی، اور امید بندھی کہ یہ دونوں سپہ سالار سلطنت کو خطرہ سے بچا لیں گے۔ مگر کوئی جنگی مرکز موجود نہ تھا۔ مختلف مقامات سے احکام صادر ہوتے تھے۔ ہر مقام میں سلطان کی ضد موجود تھی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سلیمان پاشا کی فوجیں بھاگ نکلیں اور عثمان پاشا، پلونہ میں قید ہو گئے۔ پلونہ میں روس کی پوری قوت موجود تھی۔ خود زار روس فوج کی قیادت کر رہا تھا۔

روس کو کامل فتح حاصل ہو گئی اور اُس کی مظفر و منصور فوجیں سین اسٹفانو (مضافات قسطنطنیہ) تک پہنچ گئیں۔ دوسری طرف سے انگریزی حکومت کا جنگی بیڑہ، باسفورس میں آگیا اور قصر شاہی کے سامنے توپیں سیدھی کر کے کھڑا ہو گیا۔

میں اُسوقت یورپ میں اپنی جلاوطنی کے دن گزار رہا تھا۔ مجھ کو سلطنت کے معاملات میں مداخلت یا دُول یورپ سے گفت و شنید کا کوئی حق نہ تھا۔ تاہم میرا دل یہ تباہی دیکھ کر بےچین ہو گیا اور میں نے جد و جہد شروع کر دی۔ لندن، پیرس، وائنا، برلن، تمام مراکز میں پھرا۔ اس سعی کا نتیجہ یہ ہوا کہ سین اسٹفانو کا ذلیل معاہدہ منسوخ ہو گیا اور سلطنت، ایک مرتبہ پھر بچ گئی۔ مجھے وزراء سلطنت اور خود سلطان کی غفلت پر از حد افسوس ہوا ہے۔ عین اُسوقت جبکہ روس، پلونہ کا محاصرہ کئے پڑا تھا، انگریزی بیڑا کمر راضی کر لیا تھا کہ روس پر حملہ آور ہو جائے۔ آسٹریا کے حملہ کا نتیجہ اس کے سوا اور کچھ نہ ہوتا کہ روسی فوجوں پر واپسی کا راستہ مسدود ہو جاتا! اور سب کی سب یا تو قید ہو جاتیں، یا برباد ہو جاتیں۔ میں نے فوراً سلطان کو مفصل تار دیا۔ مگر بیس دن گزر گئے اور کوئی جواب نہ آیا۔ اسی اثنا میں روس کو کامل فتح حاصل ہو گئی تھی!

میری خدمات کا اثر، سلطان پر پڑا۔ اُنھوں نے مجھے بےگناہ کو انتہائی "رحم و کرم" سے معاف کر دیا۔ وہ سو پونڈ ماہوار کا وظیفہ

مقرر کیا۔ ایک ہزار پونڈ "انعام" دیا۔ ۵۰۰ پونڈ میرے بیوی بچوں کو مرحمت کئے۔ اور مجھے اجازت دی کہ اپنے خاندان کے ساتھ جزیرۂ کریٹ میں رہوں۔ چنانچہ یکم شوال ۱۲۹۵ھ میں میرا خاندان کریٹ پہنچ گیا۔

شام کی گورنری

لیکن دو ہی مہینے بعد مجھے فرمان شاہی ملا کہ تم شام کے گورنر مقرر کئے گئے۔ میں معاملہ کی تہ تک پہنچا ہوا تھا۔ در اصل سلطان مجھے پایۂ تخت سے دُور رکھنا چاہتے تھے۔ میں نے معذرت کی۔ بڑھاپے کا عذر پیش کیا مگر مسموع نہ ہوا اور شام جانا پڑا۔ مجھے اس منصب سے خوشی ہوئی۔ اس لئے نہیں کہ مناصب کی طلب تھی۔ اب میں مناصب سے اُکتا سا گیا تھا اس لئے کہ شام میں میں اپنا جنون اصلاح پورا کر سکوں گا۔ میرا جنون، میری اصلاح پسندی ہے۔ میں اس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔

شام میں آتے ہی میں نے محسوس کیا کہ مسلمان باشندوں میں تعلیم بالکل مفقود ہے۔ چنانچہ میں نے تعلیم کی اشاعت، تمام اصلاحات پر مقدم رکھی، اور سیکڑوں مدرسے جاری کر دیئے۔ میں نے ایک قانون بنایا کہ ۷ برس کی عمر کے بعد جو کوئی اپنے لڑکے کو مدرسے میں داخل نہیں کرے گا اُسے سزا دی جائے گی۔ ان مساعی کا نتیجہ یہ نکلا کہ بہت جلد تعلیم کی طرف باشندوں کو رغبت پیدا ہو گئی۔ اور ہزارہا بچے پڑھنے لکھنے لگے۔ حالانکہ مجھ سے پہلے اس صوبے میں صرف گنتی کے چند مکتب قائم تھے اور اُن میں بھی صرف قرآن پڑھایا جاتا تھا۔

از سر نو سازشوں کا ظہور

تعلیم کے بعد میں نے دوسری اصلاحات شروع کیں۔ مگر اچانک دار الخلافہ میں میرے خلاف از سر نو سازشوں کا ظہور ہوا۔ سلطان نے داماد محمود پاشا اور رشدی پاشا وغیرہ کو جلا وطن کر دیا جو سعی اصلاح میں میرے ہم خیال تھے۔ اور محمود ندیم پاشا اور جودت پاشا کو اپنا مشیر بنا لیا جو اصلاح اور اصلاح پسند جماعت کے سخت دشمن تھے۔ پارلیمنٹ بند کر دی۔ دستور اساسی منسوخ کر دیا۔ پھر خود میرے متعلق، آستانہ کے اخبارات نے لکھنا شروع کیا کہ میں شام میں بغاوت کی طیاری کر رہا ہوں۔ عنقریب اپنی بادشاہی کا اعلان کر دوں گا۔ میں اس کی بھی پروا نہ کرتا، لیکن شام میں میری اصلاحات کی مخالفت پایۂ تخت سے ہونے لگی۔ اب میں نے دیکھا کہ استعفا پیش کر دینے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ اپنی پیری اور ضعیفی کی بنا پر استعفیٰ دے دیا۔ بڑی حجتوں کے بعد سلطان نے اُسے منظور کیا۔ لیکن حکومت کی خدمت سے مجھے علٰحدہ ہونے نہیں دیا۔ شام سے سمرنا کی گورنری پر بھیجدیا۔

سمرنا میں اصلاحات و ترقی

اُسوقت صوبۂ سمرنا کی حالت نہایت زبوں تھی۔ کوئی انتظام نہ تھا۔ ہر طرف لوٹ مار اور بے امنی پھیلی ہوئی تھی۔ میں نے از سر نو حکومت قائم کی۔ مدرسے جاری کئے۔ سڑکیں بنائیں۔ ٹریم جاری کی مگر دار الخلافہ میں میرے خلاف برابر سازشیں جاری تھیں۔ محمود ندیم پاشا برسر اقتدار تھا اور روس کے اشاروں پر کام کر رہا تھا۔

اب سلطان عبد الحمید بالکل کھُل کھیلنا چاہتے تھے۔ جن جن لوگوں سے اُنھیں مخالفت کا ذرا بھی اندیشہ تھا، سب کو پایۂ تخت سے جلا وطن کر دیا گیا تھا۔ مگر اسپر بھی وہ مطمئن نہ تھے۔ اسی اثنا میں معزول سلطان مراد کا جنون دور ہو چکا تھا۔ سلطان عبد الحمید کو اندیشہ پیدا ہوا، مبادا اُنھیں دوبارہ تخت نشین کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ چنانچہ اُنھوں نے تمام اصلاح پسندوں کا خاتمہ کر دینا چاہا۔

*

بریدِ شرق

مکتوبِ حجاز

(الہلال کے مقالہ نگار حجاز کے قلم سے)

جدید اصلاحات

گزشتہ ہفتہ معاہدۂ جدہ پر روشنی ڈال چکا ہوں۔ اس ہفتہ اُن جدید اصلاحات پر مفصل بحث کرنے کا ارادہ تھا جو حجاز میں شروع ہو چکی ہیں۔ مگر جب لکھنے بیٹھا تو معلوم ہوا ایک مضمون میں بحث نہیں ہو سکتی، کیونکہ اصلاحات کا دائرہ نہایت وسیع ہے۔ مجبوراً نہایت مختصر اشاروں پر اکتفا کروں گا۔

آپکے قارئین واقف ہیں کہ پچھلے دنوں سلطان ابن سعود بعض انتظامات کی تکمیل کے لئے نجد گئے تھے۔ اُن کی عدم موجودگی میں بعض بدنظمیاں حجاز میں رونما ہو گئی تھیں۔ یہ بدنظمی ایک حد تک قدرتی کہی جا سکتی ہے۔ کیونکہ موجودہ حکومت کی عمر ابھی بہت کم ہے اور صدیوں کے اختلال و فساد کے بعد حجاز میں بہت ہی زیادہ مدبر اور بیدار حکومت کی ضرورت ہے۔ باشندوں کے مزاج بگڑے ہوئے ہیں۔ ذرا سی غفلت میں بے لگام ہو جاتے ہیں۔

مجلس تفتیش

سلطان نے یہ صورت حال دیکھی تو فوراً اُس کے سدباب پر کمر بستہ ہو گئے۔ اُنھوں نے ایک مجلس "لجنۃ التفتیش و الاصلاح" کے نام سے قائم کر دی۔ اس مجلس کی طرف میں اپنے کسی پچھلے مکتوب میں اشارہ کر چکا ہوں۔ اس مجلس کا کام یہ ہے کہ حکومت کے تمام شعبوں کی جانچ پڑتال کر کے اصلاح کی تجویزیں سلطان کے سامنے پیش کرے۔ صرف اسی قدر نہیں بلکہ اُن تمام تدبیروں پر بھی غور کرے جو حجاز کی ترقی و خوشحالی کا موجب بن سکتی ہیں۔ سلطان نے اس مجلس کو کافی اختیارات دیئے ہیں۔ یہ مجلس جو کچھ طے کر دیتی ہے، سلطان اُسے منظور کر لیتے ہیں۔ درحقیقت تمام جدید اصلاحات کا مسودہ اسی مجلس نے بنایا ہے۔ ذیل میں بعض اہم اصلاحات کا ذکر کیا جاتا ہے:

(۱) تعلیم۔ مجلس نے فیصلہ کیا ہے کہ دنیا کے دوسرے ملکوں کی طرح حجاز میں بھی تعلیم تین درجوں پر تقسیم کر دی جائے: ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ۔ تمام تعلیم گاہوں کے لئے عام اس سے کہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری، ایک ہی نصاب اور دستور العمل بنایا جائے۔ نئی کتابیں تصنیف یا ترجمہ کی جائیں اور ان میں ملک کی استعداد کا لحاظ رکھا جائے۔ ۲۲ ارکان پر مشتمل ایک مجلس "مجلس معارف" کے نام سے قائم کی جائے اور پورا محکمۂ تعلیم اُس کے سپرد کر دیا جائے۔

(۲) مجلس تفتیش نے فیصلہ کیا کہ عدالتوں کا موجودہ نظام، فاسد ہے اس میں تبدیلی کی جائے۔ اسوقت صورت یہ تھی کہ مقدمات کا فیصلہ مدتوں تک نہیں ہو سکتا تھا۔ دادخواہوں کو سخت پریشانیاں اٹھانی پڑتی تھیں۔ نتیجہ یہ تھا کہ باشندے اپنا نقصان گوارا کر لیتے، مگر عدالتوں کے تباہ کن پنجوں میں پھنسنا نہیں چاہتے۔ مجلس نے طے کیا کہ عدالتوں کا نظام بہت سادہ کر دیا جائے۔ مقدمات کے فیصلے میں تاخیر نہ ہونے پائے۔ شرعی احکام کے مطابق فوراً فیصلہ صادر ہو جائے۔ عدالت کے حکام کے غیر محدود اختیارات مقید کر دیئے جائیں۔ اُن پر باضابطہ نگرانی قائم کی جائے، تاکہ مقدمہ والوں کو اُن کی دیانت پر شبہ باقی نہ رہے۔ چھوٹی چھوٹی عدالتیں جابجا قائم کی جائیں۔ ان کا کام یہ ہو کہ معمولی مقدمات کا تصفیہ فوراً کر دیا کریں۔

(۳) ملک میں حفظان صحت کا انتظام مکمل نہیں ہے۔ نئے شفاخانے کھولے جائیں۔ نئے طبی آلات مہیا کئے جائیں۔ لائق طبیبوں کی خدمات حاصل کی جائیں۔

(۴) ڈاک اور پولیس کے محکموں میں اصلاحات جاری کی جائیں۔

*

مدحت پاشا کے خلاف مقدمہ

اس مقصد کے لئے سلطان عبد الحمید نے مرحوم عبد العزیز کی خودکشی کو آلۂ کار بنایا۔ عبد العزیز کی وفات، ایک سازش اور قتل کا نتیجہ قرار دی گئی۔ ایک برس تک خفیہ طیاریاں ہوتی رہیں۔ پھر اچانک داماد محمود جلال الدین پاشا، رشدی پاشا، سردار عبدی پاشا، ردیف پاشا، اور شیخ الاسلام خیر اللہ آفندی جلا وطن کر دیئے گئے۔ وجہ یہ بتائی گئی کہ تحقیقات سے ثابت ہو گیا ہے کہ انہی لوگوں نے سلطان عبد العزیز کو قتل کیا ہے۔ مگر وہ تحقیقات آجتک شائع نہیں کی گئیں۔

اسی اثنا میں میرے بعض دوست مجھے لکھ رہے تھے کہ عنقریب تم بھی گرفتار ہونے والے ہو۔ فوراً بھاگ جاؤ۔ نیز میرے ایک یورپین دوست نے آکر کہا "میں ایک جہاز خاص تمھارے لئے لایا ہوں۔ فوراً یورپ چلے جاؤ۔ ورنہ گرفتار ہو جاؤ گے" مگر میں نے قطعی انکار کر دیا۔ میں نے کہا سلطان عبد العزیز نے خودکشی کی ہے۔ نہ میں نے اور نہ کسی اور نے اُنھیں قتل کیا ہے۔ جب میں مجرم ہی نہیں ہوں تو کیوں بھاگوں اور دشمنوں کو تہمت لگانے کا موقعہ دوں؟ میں نے ۵۰ برس سلطنت کی خدمت کی ہے۔ اب آخری وقت میں اُسے چھوڑ نہیں سکتا!

میں نے یہ کہا حالانکہ میں خوب جانتا تھا کہ سلطان میرے خون کے پیاسے ہو رہے ہیں اور جلد سے جلد میرا فیصلہ کر دینا چاہتے ہیں۔ مجھے ہر روز اپنی گرفتاری کا انتظار رہتا تھا۔ چنانچہ ۱۴ مارچ کو جبکہ میں سمرنا کے دار الحکومت میں اپنے خاندان کے ساتھ سو رہا تھا، آدھی رات کے وقت سلطانی کپتانوں نے محاصرہ کر لیا، اور مجھے قید کر کے آستانہ بھیجدیا گیا۔

(۵) مکہ، مدینہ، طائف، جدہ، ینبوع کے مابین سڑکیں بنائی جائیں۔

(۶) حرم کعبہ میں نیا اضافہ کیا جائے۔ اُس کے انتظام میں خرابیاں ہیں۔ اصلاح کی جائے۔

(۷) چاہ زمزم سے پانی نکالنے کا موجودہ طریقہ اچھا نہیں۔ اصول حفظان صحت کے خلاف ہے۔

(۸) نہر زبیدہ کی موجودہ صورت حال خراب ہے۔ جابجا سے کھلی ہوئی ہے۔ قسم قسم کی گندگیاں اُس میں گر جاتی ہیں۔ لوگ کپڑے بھی اُس میں دھو لیتے ہیں۔ حاجی اور باشندے یہی پانی پیتے ہیں اور نقصان اُٹھاتے ہیں۔

(۹) نہر زبیدہ ناکافی ہے۔ جدید کنوئیں کھودنے چاہئیں۔

(۱۰) منیٰ، عرفات، اور مزدلفہ میں پانی اور سایہ کا انتظام نہیں ہے۔

یہ مجلس تفتیش و اصلاح کے مسودۂ اصلاحات کی چند سفارشیں ہیں۔ اب دیکھنا چاہئے ان پر کہاں تک عمل ہوا ہے؟

تعلیم

نئے مدرسے جاری کئے جا رہے ہیں۔ مدارس کے لئے نصاب تعلیم اور دستور العمل بنایا جا رہا ہے۔ مصر و شام سے لائق مدرس طلب کئے جا رہے ہیں۔ صرف حجاز کے بڑے بڑے شہروں ہی میں نہیں بلکہ بدوی قبائل میں بھی تعلیم کا انتظام کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ بدوی باشندے باضابطہ مدارس سے مستفید نہیں ہو سکتے۔ لہذا اُن کے لئے تجدیدی خاص معلم بلائے گئے ہیں جو خود بھی بدوی ہیں اور بدوی عادات و طبائع سے واقف ہیں۔ اب تک ۴۰ قبیلوں میں تعلیم کا انتظام کیا جا چکا ہے۔ مگر ظاہر ہے تعلیمی اصلاحات کا نتیجہ ایک مدت کے بعد ہی محسوس کیا جا سکتا ہے۔ تعلیمی لائحہ ایک فرمان کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اور وہ بالاختصار یہ ہے:

دفعہ اول۔ کسی شخص کو حق نہیں کہ مجلس معارف کے لائحہ سے ہٹ کر بطور خود تعلیم دے۔

دفعہ دوم۔ جن علوم کی تعلیم دی جائے گی، وہ وہی ہونگے جنھیں مجلس معارف نے مقرر کر دیا ہے۔

دفعہ سوم۔ حجاز کی تعلیم گاہیں، مجلس معارف کے ماتحت ہونگی۔

دفعہ چہارم۔ گھروں میں تعلیم نہیں دی جا سکے گی الا یہ کہ مجلس معارف سے اجازت حاصل کر لی گئی ہو۔

دفعہ پنجم۔ تعلیمی نصاب اور دستور العمل عنقریب مرتب کیا جائے گا۔ سلطان نے اس کے لئے ایک مجلس کی تشکیل کا حکم دیدیا ہے۔

دفعہ ششم۔ تعلیمی لائحہ اور دستور العمل حسب ذیل اصول پر مبنی ہوگا۔

(۱) تعلیم کی غرض ایک ہو۔

(۲) حجاز میں تعلیمی بدنظمی دُور کر دی جائے۔ تمام تعلیم ایک ہی نظام کے ماتحت رہے۔ ابتدائی تعلیم، بتدریج اجباری کر دی جائے اور غریبوں کے لئے مفت ہو۔

(۳) حجاز میں تعلیم کے چار درجے قرار دئے جائیں: مکتبی، ابتدائی، ثانوی، اعلیٰ۔

(۴) مسجد حرام میں جو تعلیم جاری ہے، اُس کے لئے ایک ضابطہ مقرر ہو۔

(۵) مدرسوں کی قابلیت کے لئے معیار مقرر کر دیا جائے۔

دفعہ ہفتم۔ مدارس اور تعلیم کی جانچ کے لئے مفتش مقرر کئے جائینگے وہ پوری تعلیم کی نگرانی کرینگے اور اپنی روداد میں مجلس معارف کے سامنے پیش کیا کرینگے۔

عدالتی نظام

عدالتوں کے لئے ایک نیا دستور العمل سلطان نے شائع کیا ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

دفعہ اول: مکہ معظمہ میں حسب ذیل عدالتیں قائم ہوں:

(۱) عدالت خفیفہ۔ اس کا مرکز قلعۂ حمیدیہ میں ہوگا۔ یہ اُن تمام دیوانی و فوجداری مقدمات کا فوراً فیصلہ کرے گی جن میں ۲۰ گنی سے کم کا دعویٰ پیش ہوگا۔ اور جن میں مجرم کے لئے سنگین سزا نہیں ہے۔ اس کے فیصلے کی اپیل نہیں ہو سکتی۔ الا یہ کہ ظواہر شرع کے صریح خلاف ہو۔

(۲) اسی قسم کی ایک اور عدالت بھی قائم ہوگی۔ یہ صرف بدوی قبائل کے مقدمات کا فیصلہ کرے گی۔

(۳) شرعی عدالت عالیہ۔ یہ اُن تمام مقدموں پر غور کرے گی جو عدالت خفیفہ کے دائرہ اختیار سے باہر ہیں۔ اس کے فیصلے اُس کے قاضیوں کے اتفاق اور یا اکثریت سے صادر ہونگے۔

دفعہ دوم۔ جدہ اور مدینہ میں بھی اسی قسم کی تینوں عدالتیں قائم کی جائیں۔

دفعہ سوم۔ مکہ کی عدالتوں میں قاضیوں کی تعداد حسب ذیل ہوگی:

(۱) عدالتہائے خفیفہ میں ایک ایک قاضی۔

(۲) عدالت عالیہ میں تین۔

دفعہ چہارم۔ عدالتی نگرانی کے لئے ایک مجلس قائم ہو۔ اس کا فرض یہ ہوگا کہ وقتاً فوقتاً مقدمات کی رفتار اور فیصلوں کی جانچ کرتی رہے۔ اگر کبھی غلطی دیکھے، تو فوراً باز پرس کرے۔

دفعہ پنجم۔ یہ مجلس ایک صدر، ایک کاتب (سکرٹری) اور تین ارکان سے مرکب ہوگی۔ خود سلطان ان لوگوں کو منتخب کرینگے۔

دفعہ ششم۔ اس مجلس کے وظائف حسب ذیل ہونگے:

(۱) تمام حدود شرعیہ پر نظر رکھنی۔

(۲) مالی مقدمات پر نظر ثانی کرنی بشرطیکہ کوئی فریق اس کی درخواست کرے۔

(۳) کم عمر بچوں کے حقوق اور اوقاف کے اموال کی حفاظت۔

(۴) امر بالمعروف و نہی عن المنکر۔

(۵) اُن مسائل میں فتویٰ صادر کرنا جن کا تعلق شرعی عدالتوں سے نہیں ہے۔

(۶) اگر عدالتوں کے قاضی کسی معاملے میں مختلف ہوں اور فیصلہ نہ کر سکیں، تو انھیں مشورہ دینا۔

دفعہ ہفتم۔ فیصلہ کے صادر ہونے کے بعد اُس کے نفاذ میں ۵ دن سے زیادہ تاخیر نہ کی جائے۔

دفعہ ہشتم۔ قاضیوں کے لئے جائز نہیں ہے کہ عدالت کے اوقات میں لوگوں سے نجی کی ملاقاتیں کریں۔

دفعہ نہم۔ اپیل کی انتہائی مدت بیس دن ہے۔

یہ عدالتی نظام نامے کے چند دفعات کا خلاصہ ہے۔ اس نظام نامے کے ساتھ ہی دو شاہی فرمان بھی شائع ہوئے ہیں۔ ایک میں مکہ معظمہ کی تینوں عدالتوں کے لئے قاضیوں (ججوں) کی تقرری منظور ہوئی دوسرے میں عدالتی نگرانی کی مجلس کے ارکان کے نام بتلائے گئے ہیں۔

عدالت عالیہ کے لئے تین قاضی مقرر ہوئے ہیں: شیخ محمد المرزوقی ابو حسین (صدر) بہجت البیطار (رکن) امین فودہ (رکن) باقی دونوں عدالتوں کے لئے بالترتیب شیخ محمد التویجری اور شیخ حسین عبد الغنی مقرر کئے گئے ہیں۔

عدالتی نگرانی والی مجلس کے ارکان حسب ذیل ہیں:

(۱) شیخ عبد اللہ بن حسن (صدر)

(۲) شیخ محمد العلی الترکی (کاتب)

(۳) شیخ علی المالکی (رکن)

(۴) شیخ محمد الباقر (〃)

(۵) شیخ سعید ابو الخیر (〃)

مجلس امر بالمعروف

عدالتی نظام نامے کے ساتھ ایک فرمان میں مجلس امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے قیام کا بھی اعلان کیا گیا ہے۔ اس کی دفعات حسب ذیل ہیں:

(۱) اس مجلس کا مرکز، مکہ میں ہوگا۔ شاخیں، جدہ، مدینہ، طائف، ینبوع وغیرہ ملحقات میں ہونگی۔

(۲) ہر مقام کی مجلس میں حسب ضرورت ارکان کی تعداد رہے گی۔

(۳) ارکان کے لئے لازمی شرط یہ ہے کہ شریعت کے عالم، خوش اخلاق اور خوش اطوار ہوں۔

(۴) ہر مجلس کے ماتحت، مسلح فوج ہوگی اور اُس کے احکام نافذ کرے گی۔

(۵) ہر ہفتہ دو مرتبہ یہ مجلسیں جمع ہونگی۔

(۶) ان مجلسوں کے فرائض حسب ذیل ہیں:

(۱) باشندوں کو اوقات نماز میں متنبہ کرنا اور بے نمازیوں کو خوش اسلوبی سے نماز کی طرف راغب کرنا۔

(۲) جن مقامات میں خلاف شرع کام ہونے کا شبہ ہو، اُن کی نگرانی۔

(۳) باشندوں کو نرمی کے ساتھ معاصی و منکرات کے ترک کی ترغیب دینا۔

(۴) شادی و غمی میں خلاف شرع رسموں سے باز رکھنا۔

(۵) عوام کو فحش کلامی سے روکنا۔

(۶) کمزوروں کی مدد، بیواؤں سے حسن سلوک، لاچاروں کی دستگیری۔

(۷) حیوانات پر رحم۔

(۸) یہ مجلسیں ہر اُس بات کا حکم دیں گی اور ہر اُس بات سے منع کریں گی جس پر امت کا اجماع ہے۔ مختلف فیہ امور میں عدالتی نگرانی والی مجلس سے رجوع کریں گی۔ کیونکہ امر بالمعروف، معروف میں ہے نہ کہ امور اجتہادیہ میں۔

تنبیہ۔ ان مجالس کے ماتحت فوجوں کو سختی سے ممانعت کی جاتی ہے کہ احکام کے نفاذ میں ہرگز تشدد سے کام نہ لیں۔

مکہ معظمہ کی مرکزی مجلس کے ارکان حسب ذیل ہیں:

(۱) شیخ عبد الرحمن بشناق (صدر)

(۲) 〃 عمر فقیہ (رکن)

(۳) 〃 محمد لوز کتبی (〃)

(۴) 〃 محمد شیروانی (〃)

(۵) 〃 اسعد شفیع (〃)

(۶) 〃 عبد اللہ بن عمار (〃)

(۷) 〃 عبید اللہ بن سطلق (〃)

(۸) 〃 سلیمان الصنیع (〃)

(۹) 〃 محمد الخضری (〃)

(۱۰) 〃 محمد عبد الرحمن العقل (〃)

مجلۃ الاحکام الشرعیہ

عدالتی اصلاحات کے سلسلہ میں سب سے بڑی اصلاح، جو سلطان ابن سعود کے پیش نظر ہے، وہ "مجلۂ احکام شرعیہ" ہے۔ آپکے قارئین سے مخفی نہیں کہ فقہ اسلامی کے مذاہب اربعہ کی تفریق سے شریعت کے قیام میں کس قدر دشواریاں پیدا ہو گئی ہیں۔ خصوصاً اُن ممالک میں جہاں چاروں مذاہب کے متبعین موجود ہیں۔ بلکہ خود ہر مذہب کی کتب میں اس قدر اختلاف ہے کہ شرعی عدالتوں کا کام نہایت دشوار ہو جاتا ہے۔ اب سے پہلے ٹرکی میں جب شرعی عدالتیں قائم

تھیں اور فقہ حنفی پر فیصلہ صادر کرتی تھیں تو انھیں سخت دشواریاں پیش آتی تھیں۔ یہی دشواریاں دیکھ کر ترکوں نے ایک مجلہ یا قانون نامہ، فقہ حنفی سے مرتب کیا تھا اور ترکی عدالتیں اُس پر عمل کرتی تھیں۔

حجاز میں چاروں مذاہب کے پیرو موجود ہیں۔ مالکیوں اور شافعیوں کی اکثریت ہے۔ موسم حج میں تو تین چار مہینے کے لئے ہر ملک و مذہب کے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں جمع ہو جاتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ حجاز میں کسی ایک فقہی مذہب کو معتبر قرار دینا اور باقی کو پس پشت ڈال دینا، صریح ناانصافی ہوگی۔ لہذا سلطان ابن سعود نے یہی مناسب سمجھا کہ حجاز کی شرعی عدالتیں کسی ایک مذہب سے مقید نہ ہوں بلکہ بیک وقت چاروں مذاہب پر حسب حالت فریقین عمل کریں۔ چونکہ تمام اہل سنت و جماعت مسلمان، چاروں مذاہب فقہ کی بنیاد برحق تسلیم کرتے ہیں، اس لئے سلطان نے طے کیا کہ مذاہب اربعہ کے زیادہ سے زیادہ مستند اور ضروریات زمانہ کے مطابق احکام لے لئے جائیں اور اُنہی کی بنا پر عدالتیں فیصلہ کریں۔

مگر موجودہ زمانہ میں ایسے علماء و قضاۃ کا ملنا مشکل ہے جو بیک وقت چاروں مذاہب کے ماہر ہوں، لہذا سلطان نے طے کیا کہ ایک مجلہ یا قانون نامہ مرتب کیا جائے اور اُس میں مذاہب اربعہ کے متفق علیہ احکام اور زیادہ سے زیادہ مستند اور وقت کے مناسب احکام جمع کر دیئے جائیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے سلطان عنقریب مذاہب اربعہ کے مشہور علماء کی ایک مجلس مرتب کرنے والے ہیں۔ یہی مجلس یہ مجلہ طیار کرے گی۔

حفظان صحت

سلطان نے حفظان صحت کے انتظامات بھی شروع کر دیئے ہیں۔ متعدد مصری و شامی ڈاکٹروں کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ جدہ میں ایک طبی مرکز قائم کرنے کی منظوری صادر کر لی ہے۔ یہ طبی مرکز جدید ترین صحی اسلوب پر قائم ہوگا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ متعدد حجازی نوجوان یورپ بھیجے گئے ہیں تاکہ طبی علوم کی تکمیل کریں۔ حجاز کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ اُس کے نوجوان تعلیم کے لئے باہر بھیجے جا رہے ہیں۔

جدید سڑکیں

جدہ اور مکہ کے درمیان پرانی سڑک کی مرمت ہو رہی ہے۔ اس راستے میں جابجا دُور دُور تک ریت پھیلی ہوئی تھی اور حاجیوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ سلطان نے اُس کی مرمت جاری کر دی ہے۔ پوری سڑک پر پتھر کوٹا جا رہا ہے۔ آئندہ موسم حج میں حاجی یہ سڑک بالکل طیار پائیں گے اور بہت آرام حاصل کرینگے۔

مکہ اور طائف کے مابین بھی ایک سڑک بنائی گئی ہے۔ اس پر موٹر چلنے لگے ہیں۔ طائف، مکہ کے لئے روح کا حکم رکھتا ہے۔ سبزیاں، ترکاریاں، میوے، مکہ میں طائف ہی سے آتے ہیں۔ اب سے پہلے دونوں شہروں کے مابین سفر ۲ دن میں ختم ہوتا تھا۔ اب صرف ۴ گھنٹے میں طے کیا جاتا ہے۔ طائف کی آب و ہوا نہایت عمدہ ہے۔ مناظر ایسے ہیں کہ حجاز کا سوئٹزرلینڈ معلوم ہوتا ہے۔ مگر اب تک اُس کی آبادی و ترقی کا کوئی سامان نہ تھا۔ سلطان اُسے آباد کرنا چاہتے ہیں۔ طائف، حجاز کا قدرتی طور پر گرمائی پایۂ تخت ہے۔ سلطان نے اپنا خاندان طائف بھیج دیا ہے، تاکہ مکہ کے دوسرے باشندوں کو بھی ترغیب ہو اور وہ گرمی میں وہاں جا کر رہا کریں۔

ینبع اور مدینہ کے مابین بھی سڑک بن رہی ہے۔

حرم میں اصلاحات

حرم کعبہ میں دو قسم کی اصلاحات شروع ہو گئی ہیں: تعمیری اصلاحات اور انتظامی اصلاحات۔

تعمیری اصلاحات کے سلسلہ میں تین امور اہم ہیں:

(۱) حرم کا موجودہ رقبہ، حجاج بیت اللہ کے لئے ناکافی ہے۔ لہذا اطراف حرم کے بعض مکان، حکومت نے خرید لئے ہیں تاکہ مسجد زیادہ وسیع کر دی جائے۔ یہ توسیع "باب زیادہ" کی طرف سے عمل میں آئیگی۔

(۲) حرم کے گرد مکانوں کا ایسا سلسلہ قائم ہے کہ بیت اللہ کی رونق و عظمت پوری طرح ظاہر نہیں ہوتی۔ لہذا حکومت نے فیصلہ کیا ہے کہ بتدریج اطراف کے مکان خرید کر کے منہدم کر دیئے جائیں۔

(۳) مسجد حرام کے صحن پر کوئی چھت نہیں ہے صرف اطراف کے دالان ہیں، لیکن وہ بھی دھوپ کی مداخلت سے محفوظ نہیں ہیں۔ اس سے حاجیوں کو سخت تکلیف ہوتی تھی۔ دھوپ کی شدت سے بہت آدمی بیمار ہو جاتے تھے۔ اب سلطان نے فیصلہ کیا ہے کہ چاروں طرف دالانوں کے سامنے پتلے پتلے آہنی ستون کھڑے کئے جائیں اور اُن پر ½ ۸ میٹر لمبا شامیانہ نصب کر دیا جائے۔ یہ شامیانہ دن میں تان دیا جائے گا اور رات کو اُٹھا دیا جائے گا تاکہ ہوا بند نہ ہو۔ اس تبدیلی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کم سے کم ۲۵ ہزار آدمی بیک وقت سایہ میں بیٹھ سکینگے!

(۴) حرم کے صحن میں سنگ ریزوں کا فرش ہے۔ اس سے حرم میں گرمی زیادہ رہتی ہے اور پوری طرح صفائی بھی نہیں ہو سکتی۔ سلطان نے فیصلہ کیا ہے کہ سنگ ریزے اُٹھا دیئے جائیں اور تمام فرش پر سیمنٹ کر دیا جائے۔ چنانچہ سیمنٹ بچھانے کی مشین آ گئی ہے۔

انتظامی اصلاحات بھی بہت ہیں۔ صرف بعض کا ذکر کرتا ہوں:

(۱) اب تک کعبہ کے اندر داخل ہونے کے لئے حاجیوں کو روپیہ ادا کرنا پڑتا تھا۔ اب یہ ناجائز قرار دیا گیا۔ تمام حاجی ایک پیسہ بھی ادا کئے بغیر بیت اللہ میں داخل ہونگے۔

(۲) موجودہ اغوات کی (خواجہ سرا جو حرم کعبہ کی خدمت پر مامور ہیں) تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان میں کمی کر دی جائے گی۔

(۳) حرم میں نماز کے لئے ۱۰ امام کافی ہیں۔ باقی موقوف کر دیئے جائیں گے۔

(۴) علماء سے فتویٰ طلب کیا جائے گا کہ امامت کی اُجرت لینا جائز ہے یا نہیں؟

(۵) حرم میں صفائی کا انتظام ناکافی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ فراشوں کی تنخواہ بہت کم ہے۔ اُن کی تنخواہ میں اضافہ کیا جائے گا۔

(۶) کلیدبرداروں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اُن میں کمی کی جائے گی۔

(۷) حرم میں کُل ۲۸ دروازے ہیں۔ ۴ دروازے، اطراف کے مکان والوں کے ہیں۔ ان لوگوں کو تنبیہ کیا جاتا ہے کہ اپنے دروازوں پر دربان مقرر کریں تاکہ یہ دروازے عام گزرگاہ نہ بن جائیں کیونکہ حرم بیت اللہ، عبادت کا مقام ہے نہ کہ شارع عام۔ باقی ۲۴ دروازوں میں ہر ایک کے، واسطے دو دو دربان مقرر کئے جائیں گے تاکہ انتظام قائم رکھیں۔

(۸) شرعاً مسجد میں سونا جائز نہیں، الا اُن پردیسیوں کے جو کوئی جائے پناہ نہیں رکھتے۔ لیکن مکہ میں ہر آنے والا یہی عذر پیش کر سکتا ہے۔ لہذا حرم میں سونا قطعی طور پر ممنوع قرار دیا گیا۔ صرف اعتکاف کرنے والے اس سے مستثنیٰ ہیں۔

(۹) حرم کی نگرانی کے لئے ۸ مفتش مقرر کئے گئے۔ یہ لوگ حرم کے جملہ انتظامات کی نگرانی کرینگے۔

(۱۰) ایک مجلس بہ مجلس "ادارۃ الحرم" کے نام سے قائم ہوگی یہی حرم کے انتظامات کی ذمہ دار ہوگی۔

چاہ زمزم

چاہ زمزم کی موجودہ صورت یہ ہے کہ کھلا ہوا ہے۔ ڈول سے پانی نکالا جاتا ہے۔ پانی نکالنے والوں اور پینے والوں کی دھول اُس میں گرتی رہتی ہے۔ پھر سب حاجیوں کو حسب مرضی پانی بھی نہیں ملتا۔ عام طور پر انھیں پانی کے لئے اُجرت دینا پڑتی ہے۔ ان تمام خرابیوں کے سدباب کے لئے سلطان نے طے کیا کہ کنواں اوپر سے ڈھک دیا جائے۔ زمزم کی پیمائش سے معلوم ہوا کہ اُس کا کُل عمق ۴۳ میٹر ہے۔ ۳۳ میٹر میں پانی ہے، باقی دس میٹر اُس کی دیوار ہے۔ ہندسی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ اگر پانی نکالنے کا معقول انتظام کیا جائے تو اس سے کئی گنا زیادہ پانی کنواں دے سکتا ہے، حتیٰ کہ پورا شہر اس سے سیراب ہو سکتا ہے۔ لہذا طے پایا کہ پانی نکالنے کی جدید ترین مشین نصب کی جائے۔ حرم کے چاروں طرف نل پھیلا دیئے جائیں اور اُن میں پانی جاری کر دیا جائے۔ اس عمل کا نتیجہ یہ ہوگا کہ حاجی بغیر کسی زحمت کے جس وقت چاہیں گے زمزم کا پانی پی سکیں گے۔

جدید کنوئیں

مکہ، منیٰ، عرفات، بحرہ وغیرہ میں جدید قسم کے کنوئیں کھودے جا رہے ہیں۔ وادی نعمان، شہداء، اور منیٰ میں کام شروع بھی ہو چکا ہے۔ لیکن صرف ان کنوؤں سے پانی کا مسئلہ حل نہیں ہو جاتا۔ بڑے بڑے حوضوں کی بھی ضرورت ہے۔ چنانچہ طے کیا گیا ہے کہ برسات اور پہاڑی سیلاب کا پانی محفوظ کر دینے کے لئے حوض بھی بنائے جائیں۔

نہر زبیدہ

چونکہ نہر زبیدہ مکہ معظمہ میں میٹھے پانی کا تنہا منبع ہے۔ لہذا اُس کی حفاظت و ترقی کے لئے سلطان نے خاص توجہ کی ہے۔ یہ نہر جابجا سے کھلی ہوئی ہے حتیٰ کہ بعض مقامات میں ۲۰۰ سے ۳۰۰ میٹر تک کھلی ہے۔ اس کا بند کرنا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ باشندے پیاس سے مر جائیں گے۔ مگر اس کے کھلے رہنے سے یہ شدید نقصان ہے کہ لوگ اُس میں میلے کپڑے دھوتے اور نہاتے ہیں۔ اُن کی نگرانی ناممکن ہے۔ لہذا طے پایا کہ عرفات میں ایک بہت بڑا تالاب بنایا جائے۔ نہر کا تمام پانی جدید ترین صحی اصول پر اُس میں صاف کیا جائے، اور صاف ہونے کے بعد آگے بڑھے۔ اس تدبیر کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ مکہ کے باشندوں اور حاجیوں کو اُن بیماریوں سے نجات مل جائے گی جو سراسر اسی نہر کا پانی پینے سے پیدا ہوا کرتی تھیں۔

سایہ کا انتظام

طے پایا کہ منیٰ، عرفات، مزدلفہ، مکہ، اور جدہ کے مابین حاجیوں کے واسطے بڑے بڑے ایوان تعمیر کئے جائیں تاکہ وہ اُنکے نیچے دھوپ سے پناہ حاصل کر سکیں۔ ہر موسم حج میں دیکھا جاتا ہے کہ سیکڑوں حاجی دھوپ کی تپش سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس نئے انتظام سے یہ مصیبت بڑی حد تک دُور ہو جائے گی۔

سلطان کی ایک تقریر

گزشتہ ہفتے سلطان نے اپنی حکومت کے تمام عہدہ داروں کو جمع کیا اور اُن کے سامنے ایک طویل تقریر کی۔ اُس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

"آپ جانتے ہیں سب سے افضل عمل، کلمۂ حق کا اعلان ہے۔ سب سے بدترین عمل، حق کا اخفا ہے۔ ہماری مجلسیں ہمیشہ، کلمۂ حق کے اظہار، حکام، و رعایا کی نصیحت و ہدایت کے لئے ہونی چاہئیں۔

"ہم آگے بڑھنا چاہتے ہیں۔ ترقی کرنا چاہتے ہیں لیکن مضبوط قدموں سے۔ ترقی میں ہمارے خیالات، ہمارے معتقدات، ہماری آرزوئیں ہمیشہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سلف صالح کی پیروی کے تابع ہونی چاہئیں۔ دُنیا کا جو کام ہمارے دین کے مطابق ہوگا، اُسے کریں گے، جو مخالف ہوگا، اُس سے باز رہیں گے۔

"حکومت کے عہدہ داروں کا فرض ہے کہ یہ حقائق بیان کریں لیکن صرف قول و بیان کافی نہیں ہے۔ عمل بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم؟" عربی شاعر کہتا ہے:

لا تنہ عن خلق وتاتی مثلہ عار علیک اذا فعلت عظیم

"حکومت کے عہدہ داروں کا سب پہلا فرض یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام پر عمل کریں۔ حق کے معاملے میں کسی کی بھی ملامت کی پرواہ نہ کریں۔ کسی کے بھی شبہ سے نہ ڈریں۔ کیونکہ ملامت اور شبہ، دنیا کے حالات میں سے ہے۔ دین میں سے نہیں ہے۔ منکروں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں شبہ کیا تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے اُن کے شکوک باطل کر دئیے۔ اپنا دین غالب کر دیا۔ منکروں کو خسران کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔ یہ دارین کی سعادت کا ایک ذریعہ ہے کہ اشرار ہمیشہ اخیار کے دشمن ہوتے ہیں۔

"ہم کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا رب، اللہ ہے۔ ہمارا دین، اسلام ہے۔ ہماری کتاب قرآن ہے۔ ہمارے نبی، محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لیکن محض زبان کے دعوے سے کچھ نہیں ہوتا۔ خدا عمل چاہتا ہے: قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ" بت پرست بھی، خدا پرستی کے مدعی تھے، مگر خدا نے اُنھیں قبول نہ کیا۔ منافق بھی ہم مسلمانوں ہی کے سے دعوے کرتے تھے؛ مگر خدا نے فرمایا "ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار"

"یہاں شرعی عدالتیں موجود ہیں۔ امر بالمعروف کی مجلسیں قائم کر دی گئی ہیں۔ یہ سب کیوں ہیں؟ صرف اظہار حق کے لئے۔ تم اے عہدہ داران حکومت! اس دین کے امین ہو۔ اس بلد امین کے امین ہو۔ تم اس کے ذمہ دار ہو۔ تم اس کے خادم ہو۔ پس جو احکام، شہر کے لئے جاری کئے جاتے ہیں، اُن کے سب سے پہلے مخاطب تم ہو۔ وہ تم پر سب سے پہلے نافذ ہونگے۔ یہ کسی طرح بھی جائز نہیں ہو سکتا کہ کچھ لوگوں پر احکام جاری ہوں اور کچھ لوگ مستثنیٰ رہیں، اگرچہ مستثنیٰ رہنے والا خود ابن سعود اور اُس کا بیٹا فیصل ہی کیوں نہ ہو!

"ہم اس شہر میں آئے ہیں کیونکہ اُس سے بے حد محبت رکھتے ہیں۔ اُس کے باشندوں سے محبت رکھتے ہیں۔ اُن کے لئے بھلائی کی کوشش کرتے ہیں۔

"ہم اخیار سے محبت رکھتے ہیں۔ اشرار سے نفرت کرتے ہیں۔ الحمد للہ کہ دین و وطن کی برکت سے ہمیں بعض اعمال نافعہ کی توفیق حاصل ہوئی ہے: ہم نے جماعت امر بالمعروف و نہی عن المنکر قائم کر دی ہے۔ اُس کے احکام سب کے لئے یکساں طور پر واجب العمل ہیں۔ تم اے عہدہ دارو! سب سے زیادہ اُن احکام کے مخاطب ہو۔ کیونکہ تم ہی اُنھیں نافذ کرنے والے ہو۔ اگر تم خود اُن پر عامل نہ ہوگے، تو دوسرے بھی اُن پر عمل نہ کرینگے"

"ہم تم سے تین باتیں چاہتے ہیں:

(۱) اپنے اوقات میں نماز۔ ہرگز نماز جماعت سے تخلف جائز نہیں۔ الا یہ کہ عذر شرعی ہو۔

(۲) جملہ محرمات شرعیہ سے اجتناب، اشرار کی صحبت سے پرہیز۔

(۳) شرعی آداب کے مخالف امور میں غیر مسلموں کی تقلید سے احتراز۔

"مختصر یہ کہ تم پر حکومت کے احکام کی اطاعت اور پیروی لازم ہے؛ بشرطیکہ وہ احکام خلاف شرع نہ ہوں۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے تمھاری حکومت کوئی خلاف شرع حکم صادر نہیں کرتی۔

"یقین کرو میں خود سب کی تفتیش کروں گا۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں اچانک تم پر ٹوٹ پڑوں گا۔ جس کسی کو صراط مستقیم سے ہٹا ہوا دیکھوں گا اور اُس کی غلطی ثابت ہو جائے گی، پہلے اُس کے افسر کو قانون کے مطابق سزا دوں گا۔ پھر اُس شخص سے باز پرس کروں گا۔ یقین کرو سزا ہمیشہ سخت سے سخت اور بے رو رعایت ہوگی۔ پس ہوشیار ہو جاؤ۔ میری سنو، کیونکہ میں تمھیں خوف الٰہی کی وصیت کرتا ہوں!

"تمام عہدہ داروں پر فرض ہے کہ احکام حکومت پر عمل کریں۔ حکومت ہمیشہ امر الٰہی کا حکم دیتی اور نہی سے منع کرتی ہے۔ اگر ہم اللہ اور اُس کے رسول کے حکموں پر عامل ہوں، تو ہماری سنو اور اطاعت کرو۔ اگر خدا نخواستہ ایسے نہ ہوں تو نہ تو ہماری سنو نہ اطاعت کرو!

افسانہ

نپولین پر دوسرا حملہ

یکم مئی ۱۸۰۹ء میں نپولین آسٹریا میں جنگ کر رہا تھا۔ ۲۳ اکتوبر کو جبکہ وہ اپنی فتحمند فوجوں کا معائنہ کر رہا تھا، یکایک میدان کے ایک گوشہ سے ایک خوبصورت نوجوان نمودار ہوا اور آہستہ آہستہ نپولین کی طرف بڑھنے لگا۔ مارشل برتینہ کی نظر اُس پر پڑی اور اُسنے اُسے روک کر کہا:

"اگر شہنشاہ کو کوئی درخواست دینی چاہتے ہو تو مجھے دیدو، میں پیش کر دوں گا"۔ نوجوان نے جواب دیا "میں خود نپولین سے زبانی گفتگو کرنی چاہتا ہوں"

یہ کہکر نوجوان پیچھے ہٹا۔ مارشل نے خیال کیا وہ واپس جا رہا ہے۔ مگر اس کے مڑتے ہی نوجوان نے پھر آگے بڑھنا شروع کیا۔ مارشل کو شک ہوا، اور اُسنے ایک افسر کو حکم دیا کہ اُسے گرفتار کر کے لیجائے۔ یہ واقعہ کسی نے بھی نہیں دیکھا۔ سب فوج کی قواعد کے تماشہ میں مصروف تھے۔ تھوڑی دیر بعد افسر نے واپس آکر مارشل کو خبر دی کہ نوجوان کی جیب میں خنجر نکلا ہے جو ایک سفید کاغذ میں لپٹا ہوا تھا۔

جنگی قواعد ختم ہونے کے بعد مارشل نوجوان کو دیکھنے گیا۔ کیا دیکھتا ہے کہ وہ چارپائی پر پڑا ہے۔ اُس کے سامنے ایک عورت کی تصویر، نوٹ بک، اور چند سکے رکھے ہیں۔

مارشل نے سوال کیا:

"تمھارا کیا نام ہے؟"

"صرف نپولین کو بتاؤں گا"

"تم اس خنجر سے کیا کرنا چاہتے تھے؟"

"نپولین کو بتاؤں گا"

"شہنشاہ کی جان لینا چاہتے تھے؟"

"ہاں!"

"کیوں؟"

"نپولین کو جواب دوں گا"

چند منٹ بعد نپولین کو اس واقعہ کی اطلاع ہو گئی۔ اُسنے نوجوان کو اپنے سامنے طلب کیا۔ نوجوان کی شکلیں کسی تھیں۔ نپولین کے سامنے پہونچکر وہ ذرا بھی مرعوب نہیں ہوا۔

نپولین، تم فرنچ جانتے ہو؟"

نوجوان: بہت کم"

"نام؟"

"فرڈریک سٹابس"

"وطن؟"

"جرمنی"

"باپ کا پیشہ؟"

"پروٹسٹنٹ پادری"

"تمھاری عمر؟"

"اٹھارہ برس"

"خنجر سے کیا کرنا چاہتے تھے؟"

"آپکو قتل!"

"تو دیوانہ ہے؟"

"ہرگز نہیں"

"بیمار ہے؟"

"نہایت تندرست ہوں"

"مجھے کیوں قتل کرنا چاہتے تھے؟"

"کیونکہ تم نے میرے وطن کو بدبخت بنا دیا ہے!"

"کیا میں نے تیرے ساتھ بھی کچھ بُرائی کی ہے؟"

"ہاں میرے ساتھ بھی اور ہر جرمن کے ساتھ بھی"

"تجھے اس جرم کے لئے کس نے بھیجا ہے؟"

"کسی نے بھی نہیں۔ میں خود اپنے اس اعتقاد سے آیا ہوں کہ تمھیں قتل کر کے اپنے وطن اور تمام یورپ کو تمھارے شر سے نجات دیدونگا!"

"آج سے پہلے بھی تو نے مجھے دیکھا تھا؟"

"ہاں، ارفورٹ میں"

"اُسوقت بھی میرے قتل کا ارادہ تھا؟"

"ہرگز نہیں۔ میں سمجھتا تھا تم پھر کبھی جرمنی پر اعلان جنگ نہ کروگے۔ اُسوقت میں تم سے محبت کرتا تھا"

"یہاں وائنا میں کتنے دن سے ہو؟"

"دس دن سے"

"اتنے دن کیوں خاموش رہے؟"

"آج سے پہلے کوئی مناسب موقعہ نہیں ملا"

"میں پھر پوچھتا ہوں دیوانہ ہو یا بیمار؟"

"دونوں میں سے کوئی بھی نہیں"

"میں کُورفیزار کو بلواتا ہوں"

"یہ کون شخص ہے؟"

"ڈاکٹر"

"لیکن مجھے ڈاکٹر کی مطلق ضرورت نہیں"

تمام حاضرین پر خاموشی طاری ہو گئی۔ یہاں تک کہ ڈاکٹر آیا اور نبض دیکھی۔ نوجوان نے کہا:

"کیوں ڈاکٹر! میں بالکل تندرست نہیں ہوں؟"

ڈاکٹر نے نپولین سے عرض کیا:

"یہ بالکل تندرست ہے" نوجوان نے خوش ہو کر نپولین سے کہا:

دہلی کے نامی اور نامور مشہور و معتبر مقبول خاص و عام اسم با مسمّٰی

ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی کا

عدیم المثال نادر الوجود لاثانی

تحفہ

ماء اللحم دو آتشہ

بنسخہ خاص

تار کا کافی پتہ | ہمدرد دہلی

زندگی جیسی عزیز اور پیاری چیز ہے وہ ظاہر ہے۔ لیکن تندرستی بھی ایک ایسی نعمت ہے کہ بغیر اس کے زندگی بے لطف بلکہ بیکار ہے۔ تندرستی ہزار نعمت ہے۔ تندرستی ہے تو سب کچھ ہے۔ اگر آپ کو تندرستی کی قدر ہے اور تندرست رہنا پسند کرتے ہیں تو ہمارا تازہ کشید کیا ہوا ماء اللحم استعمال کیجئے اور پیری میں شباب کا لطف اُٹھائیے یہ امر تو مسلم ہے کہ ماء اللحم مقوی اور داح ہے، بدن میں چستی اور توانائی پیدا کرنا۔ رنگ کا نکھارنا۔ روح کو تازگی اور قوت دینا۔ گئی ہوئی طاقت میں از سر نو جان کا ڈالنا اسکی خاصیت ہے۔ مگر ہمارا ماء اللحم خصوصیت کے ساتھ پیروں کو جوان اور جوانوں کو نوجوان بناتا ہے اس لئے کہ نادر اور بیش قیمت اور مقوی اور فرحت بخش اجزا سے بطرز خاص تیار کیا گیا ہے۔ نسخہ بھی اس کا معمولی اور کتابی نہیں ہے بلکہ عالیجناب شفاء الملک بہادر غفران مآب رئیس اعظم دہلی کا خاص خاندانی نسخہ ہے جو جناب ممدوح نے بغرض رفاہ عام " ہمدرد دواخانہ " کو مرحمت فرمایا ہے۔ ایک مرتبہ ماء اللحم کا استعمال کر کے خدا کی قدرت کا مشاہدہ کیجئے۔ فائدہ تو تین دن کے بعد ہی معلوم ہوتا ہے مگر معتدبہ اور پورا فائدہ ایک چلّہ میں ہوتا ہے۔ پبلک کو صرف اپنی لفاظی اور خوش بیانی سے خوش کردینا ہمارا شیوہ نہیں ہے۔ مگر بعض اُمور میں ہم کو اپنی سچائی کے اظہار کا کوئی موقع ہی نہیں ملتا ہے تو مجبور ہو کر اشتہار دینا پڑتا ہے۔

ماء اللحم کے استعمال کا یہی موسم ہے اور یہی زمانہ ہے منگائیے اور آزمائیے!! تجربہ بتادے گا کہ ہمدرد کہاں تک اپنے دعویٰ میں سچا ہے مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت بھی بہ نظر ہمدردی پانچ روپیہ فی بوتل مقرر کی گئی ہے۔ علاوہ اس کے چند قسم کے طلوے مقوی اور خوش ذائقہ نہایت نفیس تیار ہیں جن کے پورے افعال و خواص آپ فہرست میں ملاحظہ فرماسکتے ہیں۔ نیز ہر قسم کی مفرد و مرکب دوائیں اس دواخانہ سے مناسب قیمت پر ملتی ہیں۔ فہرست ۱۹۲۷ء مع جنتری تیار ہے۔ مفت طلب فرمائیے۔ خط و کتابت کے لئے کافی پتہ " مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی "

مینجر ہمدرد دواخانہ یونانی دہلی

حیرت انگیز رعایت

پندرہ روپے کی تین گھڑیاں

صرف دس روپے میں

محصولڈاک اور پیکنگ بھی معاف

آپ کے لئے + آپ کے کمرہ کے لئے + بیوی کے لئے

مشہور عالم بی ایم جرمن سیڈ	ریلوے رگولیٹر پاکٹ واچ	فاؤن گولڈن رسٹ واچ

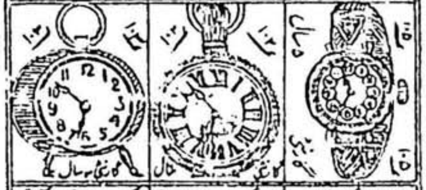

دیکھنے میں خوبصورت چال کا اچھا پرزوں کا مضبوط۔ الارم کا سچا۔ بہترین دستی قیمت ۵ روپے محصولڈاک پیکنگ بند۔ رقم نہیں	نکل سلور کیس، خوبصورت مضبوط ٹائم نہایت صحیح بتانیوالی قیمت صرف پانچ روپے آٹھ آنے (۵ یہ) محصولڈاک پیکنگ بند۔ رقم نہیں	سنہری زنانہ کی خوبصورت بہنی ایک نہایت ہی چھوٹی قیمت ستاون سات سات روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک پیکنگ بند۔ رقم نہیں

یہ تینوں گھڑیاں اگر آپ یکمشت طلب فرمائیں تو صرف دس روپے میں بھیجی جائیں گی یہ رعایت محض مال کی نکاسی اور فرم کی شہرت کی وجہ سے ہے اور یہ رعایت اسی وقت تک رہیگی جب تک یہ گھڑیاں اسٹاک میں ہیں اسکے بعد ہر قسم کے زائد ہونگے آپ فوراً ہی آرڈر بھیجدیں ایسا نہ ہو کہ اسٹاک ختم ہوجائے اور آپ کی فرمائش کی تعمیل نہ ہوسکے۔

نوٹ۔ ایک یا دو گھڑیوں کے خریداروں کیلئے کوئی رعایت نہیں ہے ان سے انہی کی قیمت مندرجہ بالا لی جائیگی: اور محصولڈاک و پیکنگ وغیرہ بھی ان کو ادا کرنا ہوگا +

ملنے کا پتہ: امریکن واچ ہوس۔ اسٹاکسٹ ویسٹ اینڈ واچ کمپنی ۲۳ مقام دہلی

قال الحواریون

نحن انصار اللہ

علمائے دیوبند کا واحد ترجمان

اخبار

الانصار

ہفتہ وار

سائز ۲۰×۳۰

مقام اشاعت دار العلوم دیوبند

عنقریب ایک حقیقی اسلامی دعوت کا

پیغام

لیکر دار العلوم دیوبند سے یکم نومبر ۲۷ء کو شایع ہوگا۔ اُمید ہے کہ متوسلین دار العلوم اور مسلمانان ہند پوری گرمجوشی کے ساتھ اس کا خیر مقدم کرینگے۔ سالانہ قیمت ہیر، ششماہی قیمت عا، ممالک غیر سے سالانہ صہ، ششماہی ہیر

مہذب اشتہارات رعایتی اُجرت کے ساتھ لئے جائیں گے اور ایجنٹوں کو معقول کمیشن دیا جائیگا۔

خط و کتابت و ترسیل زر بنام ناظم الانصار دار العلوم دیوبند ہونی چاہئیے۔

المعلن۔ احقر حبیب الرحمٰن ناظم دار العلوم دیوبند (یوپی)

احرار اسلام

اوائل عہد اموی کی اسلامی ذہنیت

ایک بڑھیا خلیفہ کے دربار میں

سودہ بنت عمارہ

سودہ بنت عمارہ حضرت علی علیہ السلام کے جاں نثاروں میں تھی جنگ صفین میں اُس کے پُر جوش خطبوں اور رجزیہ شعروں نے شامیوں پر عرصۂ کارزار تنگ کر دیا تھا۔ اُس کے بھائی نے نہایت پامردی سے شامی شجاعوں کو شکست دی تھی۔

جب امیر معاویہ رضؓ تخت سلطنت پر متمکن ہو گئے، تو ایک دن یہ اپنے قبیلہ کی شکایت لے کر دربار میں پہنچی۔ جو گفتگو اس میں اور امیر معاویہ میں ہوئی، تاریخ اسلام کے اوراق نے محفوظ کر لی ہو۔ یہ وہ وقت تھا کہ خلافت راشدہ کا دَورِ حریت ختم ہو چکا تھا، اور امیر معاویہؓ رومی و ایرانی شہنشاہیت کے جاہ و جلال سے تخت خلافت کو رُوشناس کر چکے تھے۔ پھر بھی اسلام کی پیدا کی ہوئی روح حریت کا یہ حال تھا کہ قبائل کی ایک معمولی بڑھیا عورت دربار شاہی میں آتی تھی، اور بغیر کسی جھجک کے سخت سے سخت مخالفانہ خیالات ظاہر کر دیتی تھی!

امیر کی نظر جب سودہ پر پڑی، تو بے اختیار بول اُٹھے "کیا تم ہی وہ سودہ ہو جو صفین کی لڑائی میں میری جماعت کے خلاف نہایت جوش و خروش سے یہ اشعار سنا رہی تھیں؟"

شمر کفعل ابیک یا ابن عمارۃ   یوم الطعان و ملتقی الاقران

اے فرزند عمارہ! نبرد آزمائی اور جنگ جوئی میں اپنے باپ کے سے کارنامے کر دکھا!

وانصر علیاً، والحسین، و رہطہ   واقصد لہند وابنہا بہوان

علی کی، حسین کی، اور اُنکے خاندان کی حمایت کر۔ ہند اور اُس کے بیٹے کو خوار کر دے۔

ان الامام اخو النبی محمد   علم الہدیٰ و منارۃ الایمان!

امام (یعنی حضرت علی) محمد صلعم کے بھائی ہیں، ہدایت کا نشان اور ایمان کا منارہ ہیں!

فقہ الحتوف و سر امام لوائہ   قدما بابیض صارم و سنان!

اُسے خطروں سے بچا۔ اُس کے جھنڈے کے آگے شمشیر آبدار اور نیزہ لے کر پیشقدمی کر!

"ہاں قسم خدا کی"، سودہ نے فوراً جواب دیا، "میرا جیسا آدمی نہ حق سے منہ پھیر سکتا ہو نہ جھوٹ بولکر معذرت کر سکتا ہو۔ وہ میں ہی تھی"

"تم نے یہ حرکت کیوں کی تھی؟" امیر معاویہ نے سوال کیا۔

"علی علیہ السلام کی محبت اور اتباع حق کی وجہ سے"، سودہ کا جواب تھا!

"لیکن علیؓ نے تمھیں کیا بدلہ دیا؟" امیر نے پھر سوال کیا۔

"پچھلی باتوں کے تذکرہ سے کیا فائدہ؟" سودہ نے جواب دیا۔

"ہیہات!"، امیر معاویہ نے کہا "تمھارے بھائی کا معاملہ بھلایا نہیں جا سکتا۔ مجھے کسی سے بھی اتنی تکلیف نہیں پہنچی جتنی تمھارے بھائی اور تمھاری قوم سے پہنچی ہو"

"سچ ہو" سودہ نے جرأت سے کہا "میرا بھائی حقیر آدمی نہ تھا کہ بھلا دیا جا سکے۔ واللہ وہ ویسا تھا جیسا خنساء نے اپنے بھائی صخر کے بارے میں کہا ہو:

وان صخراً لتأتم الہداۃ بہ   کأنہ علم فی رأسہ نار

صخر وہ ہو جس کی پیروی رہبر کرتے ہیں۔ گویا پہاڑ ہو جس کی چوٹی پر آگ روشن ہو!

"سچ ہو۔ تیرا بھائی ایسا ہی تھا"، امیر نے تصدیق کی: "اچھا، کہو میرے پاس کیوں آئیں؟"

"تم اب آدمیوں کے سردار اور اُن کے معاملات انجام دینے والے بن گئے ہو"، سودہ نے کہا، "خدا تم سے ہماری بابت اور ہمارے حقوق کی بابت سوال کرے گا۔ تمھاری طرف سے ہمارے یہاں ایسے حکام آتے رہتے ہیں، جو تمھاری شوکت پر گھمنڈ کرتے، اور تمھاری قوت سے جبّاری کرتے ہیں۔ یہ ہمیں اس طرح کاٹ رہے ہیں، جس طرح کھیتی کاٹی جاتی ہو، یہ ہمیں ذلیل کرتے ہیں۔ ہم سے بدسلوکی کرتے ہیں۔ تمھارا والی بسر بن ارطاۃ تمھاری طرف سے آیا اور میرے آدمی مار ڈالے، میرا مال چھین لیا، اور مجھے ایک ایسی بات کہنے پر مجبور کرنا چاہا جو میرے منہ سے نکلنا ناممکن ہو (یعنی حضرت علی علیہ السلام سے اظہار بیزاری) اگر اطاعت واجب ہوتی تو ہمارے اندر بھی قوت و استعداد تھی۔ بہر حال اُسے معزول کر دو اور ہمارے شکریہ کے مستحق بنو، ورنہ پھر ہم تمھیں دکھا دینگے"

"تو مجھے دھمکاتی ہو!" امیر نے کہا "میں نے ارادہ کر لیا ہو کہ تجھے سرکش اونٹ پر بٹھا کر بسر بن ارطاۃ کے پاس بھیج دوں تاکہ جو سزا چاہے، دے دے"

سودہ نے سر جھکا لیا۔ پھر سر اٹھایا اور یہ شعر پڑھے:

صلی الالہ علی جسم تضمنہ   قبر فاصبح فیہ العدل مدفوناً!

خدا کی رحمت اُس جسم پر، جسے قبر نے چھپا لیا ہو، اور عدل اُسمیں مدفون پڑا ہو۔

قد حالف الحق لا یبغی بہ بدلا   فصار بالحق والایمان مقروناً

وہ ہمیشہ حق کے ساتھ تھا، اُسے کبھی نہیں چھوڑتا تھا۔ اُس کا نام حق و ایمان کے ساتھ ہمیشہ کے لئے جڑ گیا ہو!

"یہ کون ہو؟" امیر نے انجان بن کر سوال کیا۔

"علی بن ابی طالب علیہ السلام" سودہ کا برجستہ جواب تھا۔

"اُسنے تیرے ساتھ کیا کیا کہ تیری نظر میں ایسا بن گیا؟" امیر نے پوچھا۔

"اُنھوں نے ہم سے صدقہ وصول کرنے کے لئے ایک شخص کو مقرر کیا تھا" سودہ نے کہا "میرے اور اس شخص کے درمیان جھگڑا ہو گیا۔ میں اُس کی شکایت لے کر امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوئی آپ اُسوقت نماز کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی نماز چھوڑ دی، اور بڑے ہی لطف اور نرمی سے میرا حال پوچھا۔ میں نے تمام واقعہ بیان کر دیا۔ آپ سنتے ہی رونے لگے۔ پھر آسمان کی طرف ہاتھ اُٹھا کر فرمایا "خدایا! تو مجھ پر اور میرے عمال پر گواہ ہو۔ میں نے اُنھیں تیری مخلوق پر ظلم کرنے کا حکم نہیں دیا" اس کے بعد اپنی جیب سے ایک کھال کا ٹکڑا نکالا اور اُس پر لکھا:

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ قد جاءتکم بینۃ من ربکم فاوفوا الکیل والمیزان بالقسط ولا تبخسوا الناس اشیاءہم، ولا تعثوا فی الارض مفسدین بقیۃ اللہ خیر لکم ان کنتم مؤمنین، وما انا علیکم بحفیظ۔ اذا قرأت کتابی فاحتفظ بما فی یدیک من عملنا حتی یقدم علیک من یقبضہ منک، والسلام"

(تمھارے پروردگار کی طرف سے تمھارے پاس روشنی آچکی ہو۔ لہذا ناپ تول ٹھیک ٹھیک کرو۔ لوگوں کا حق نہ مارو۔ زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ اللہ کا بقیہ تمھارے لئے زیادہ بہتر ہو۔ میں تم پر محافظ نہیں ہوں۔ میری یہ تحریر پڑھنے کے بعد جو کچھ تیرے ہاتھ میں ہمارا کام ہو اُسکو محفوظ رکھ۔ یہاں تک کہ وہ شخص پہنچ جائے جو تجھ سے وہ سب وصول کرلے۔ یعنی اُس حاکم کو معزول کر دیا۔)

"میں نے امیر المؤمنین کے ہاتھ سے خط لے لیا۔ واللہ اُسپر اُنھوں نے نہ تو کوئی مُہر لگائی، نہ اُسے بند ہی کیا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے اُسے حرف حرف پڑھ لیا"

"ابن ابی طالب نے تمھیں حکام پر جری بنا دیا ہو" امیر معاویہ نے کہا "بہت دیر میں یہ جرأت تم سے دُور ہوگی"

پھر حکم دیا کہ سودہ کا مال واپس کر دیا جائے اور اُس سے اچھا برتاؤ کیا جائے۔

"یہ حکم میرے لئے خاص ہو یا میری پُوری قوم کے لئے"؟ سودہ نے سوال کیا۔

"تجھے دوسروں سے کیا سروکار؟" امیر معاویہ نے کہا۔

"تو واللہ یہ کمینگی اور بدکاری ہو" سودہ نے کہا "اگر عدل عام نہیں تو میں اُسے نہیں قبول کرتی"

مجبوراً امیر معاویہ نے حکم دیا کہ اُس کے پُورے قبیلے کی بابت فرمان لکھ دیا جائے۔ (عقد الفرید و بلاغات النساء)

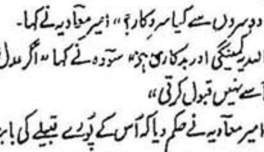

ان تمام اصحاب کے لئے

جو

قیمتی تمدن و صنعت کی قیمتی اشیاء کا شوق رکھتے ہیں

دُنیا میں عظیم الشان مقام

I. SHENKER,

118, BROMPTON ROAD, KENSINGTON LONDON S. W. 3.

ہی

مغرب و مشرق کے قدیم آثار، پُرانی قلمی اور مطبوعہ کتابیں، پُرانی تصویریں، پُرانے سکے، اور نقوش، پُرانے زیور، آرائش و تزئین کا ہر قسم کا سامان، اور ہر طرح کے پُرانے صنعتی عجائب و نوادر، اگر آپ کو مطلوب ہیں، تو ہم سے خط و کتابت کیجئے۔ کم از کم ہماری نمائش گاہوں اور ذخائر کی فہرستیں ہی منگوا لیجئے۔ اہل علم اور اہل دولت، دونوں کے لئے ہمارا ذخیرہ قیمتی ہے۔

نوادر عالم کا یہ ذخیرہ

دنیا کے تمام حصوں سے غیر معمولی مصارف و مساعی کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ دنیا کے تمام قدیم تمدنی مرکزوں مثلاً مصر، شام، فلسطین، ہندوستان، ایران، ترکستان، چین، وغیرہ ممالک میں ہمارے ایجنٹ ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں۔

با ایں ہمہ

قیمتیں تعجب انگیز حد تک ارزاں ہیں!

براعظم یورپ، امریکہ

اور

مشرق

کے تمام بڑے بڑے محل، کتب خانے، اور عجائب خانے، ہم سے نوادر حاصل کرتے رہتے ہیں۔ قاہرہ کے نئے ایوان شاہی کے نوادر ابھی حال میں ہم ہی نے فراہم کئے ہیں

اگر آپ کے پاس نوادر موجود ہوں

تو

آپ فروخت کرنے کے لئے بھی، پہلے ہم سے ہی خط و کتابت کیجئے بہت ممکن ہے کہ ہمارا سفری یا مقامی ایجنٹ آپ سے مل سکے

اگر آپ

علم و کتب کی وسعت اور دستِ طلب کی کوتاہی سے گھبرا گئے ہیں تو کیوں کسی ایسے مقام کی جستجو نہیں کرتے جہاں دنیا کی تمام بہترین اور منتخب کتابیں جمع کرلی گئی ہوں؟

ایسا مقام موجود ہے!

J. & E. Bumpus Limited,
350, Oxford Street,
LONDON, W. 1.

جو

دُنیا میں کتب فروشی کا عظیم مرکز ہے

اور جسے ملک معظم برطانیہ اور انکے کتبخانہ قصر کے لئے کتابیں بہم پہونچانے کا شرف حاصل ہے!

انگریزی کا تمام ذخیرہ جو برطانیہ اور برطانی نو آبادیوں اور ملحقہ ممالک میں شایع ہوتا ہے

یورپ کی تمام زبانوں کا ذخیرہ

مشرقی علوم و ادبیات پر انگریزی اور یورپین زبانوں کی تمام کتابیں

نئی اور پرانی دونوں طرح کی کتابیں

تمام دنیا کے ہر قسم اور ہر درجے کے نقشے

ہر قسم کی تعلیمی کتابوں کے مسلسل سلسلے

بچوں کے لئے ہر قسم اور درجہ کا ذخیرہ

قیمتی سے قیمتی اور سستے سے سستے ایڈیشن

آپ ہمارے عظیم ذخیرہ سے حاصل کرسکتے ہیں

ہمارے یہاں سے ہر چھ ماہ کے بعد نئے ذخیرہ کی مفصل فہرست شایع ہوا کرتی ہے

کیا آپکو معلوم نہیں

کہ

اسوقت

دنیا کا بہترین فاونٹین قلم

امریکن کارخانہ "شیفر"

کا

"لائف ٹائم"

قلم ہے؟

(۱) اتنا سادہ اور سہل کہ کوئی حصہ نزاکت یا پیچیدہ ہونے کی وجہ سے خراب نہیں ہو سکتا

(۲) اتنا مضبوط کہ یقیناً وہ آپ کو آپکی زندگی بھر کام دے سکتا ہے

(۳) اتنا خوبصورت، سبز، سرخ اور سنہری بیل بوٹوں سے مزین کہ اتنا خوبصورت قلم دنیا میں کوئی نہیں

کم از کم تجربہ کیجئے

یاد رکھئے

جب آپ کسی دکان سے قلم لیں تو آپکو "شیفر" کا

"لائف ٹائم"

لینا

چاہئے!

اگر آپ انگلستان کی سیاحت کرنا چاہتے ہیں تو

یاد رکھئے

کہ

آپکو ایک مستند اور آخرین رہنما

گائڈ بک

کی ضرورت ہے

جو

انگلستان کے تمام شہروں، سوسائٹیوں

ہوٹلوں، کلبوں، تھیٹروں، رقص گاہوں،

قابل دید مقامات،

اور

آثار قدیمہ وغیرہ سے

آپکو مطلع کر دے

نیز

جس سے وہ تمام ضروری معلومات حاصل کی جا سکیں جن کی ایک سیاح کو قدم قدم پر ضرورت پیش آتی ہے؛

ایسی

مکمل گائڈ بک صرف

ڈنلاپ گائڈ ٹو گریٹ برٹین

The Dunlap guide
to great Britain

کا دوسرا ایڈیشن ہے

ہندوستان کے

تمام انگریزی کتب فروشوں اور بڑے بڑے ریلوے اسٹیشنوں کے بک اسٹال سے مل سکتی ہے

جامع الشواہد

طبع ثانی

مولنا ابو الکلام صاحب کی یہ تحریر ۱۹۱۹ء میں شایع ہوئی تھی جب وہ رانچی میں نظر بند تھے۔ موضوع اس تحریر کا یہ تھا کہ اسلامی احکام کی رو سے مسجد کن کن اغراض کے لئے استعمال کی جا سکتی ہے؟ اور اسلام کی رواداری نے کس طرح اپنی عبادت گاہوں کا دروازہ بلا امتیاز و مذہب و ملت تمام نوع انسانی پر کھول دیا ہے؟

قیمت ۲ر۔ (منیجر الہلال کلکتہ)

اگر آپکو

دمہ

ضیق النفس

یا

کسی طرح کی بھی معمولی کھانسی کی شکایت ہے

تو تامل نہ کیجئے۔ اپنے سب سے قریب دوا فروش کی دکان سے

فوراً

ایک ٹین

HIMROD

کی

مشہور عالم دوا کا

منگوا کر

استعمال کیجئے

مطبوعات الهلال بك ایجنسی

معارف ابن تیمیه و ابن قیم

دیني علوم کے بیش بہا جواهر ریزي

اس سلسله میں هم نے امامین کي ان نادر و اعلی درجه کي بلند پایه عربي تصانیف کے اُردو تراجم کا سلسله شروع کیا ھے ' جنکا مطالعه اصلاح عقائد اسلام اور اشاعت و معارف کتاب و سنت کے لیے نہایت ضروري و ناگزیر ھے - امید که یه "سلسلهٔ تراجم" بد نصیب هندوستان کي دماغي اصلاح کا کام دے :

اُسوۂ حسنه — امام ابن قیم کي فن سیرت میں شہرہ آفاق کتاب "زاد المعاد" کے خلاصه کا اُردو ترجمه - بلا جلد ۲ روپے مجلد اڑھائي روپیه -

کتاب الوسیله — لفظ "وسیله" کي بحث کے علاوہ امام ابن تیمیه نے اسلام کے اصل الاصول "توحید" کي مبسوط بحث کي ھے - بلا جلد اڑھائي روپیه ' مجلد سوا تین روپیه -

اصحاب صفه — انکي تعداد ' ذریعه معاش ' طریق عبادت اور انکے مفصل حالات بیان کیے هیں دس آنے -

تفسیر سورۃ الکوثر — امام ابن تیمیه کے مخصوص انداز تفسیر کا اُردو ترجمه - چار آنے -

العروۃ الوثقی — خالق و مخلوق کے درمیان واسطه کا فرق بدلائل بیان کیا ھے - چھه آنے -

سیرت امام ابن تیمیه — حضرت امام کے ضروري حالات، زندگي نہایت خوش اسلوبي سے بیان کیے هیں - نو آنے

نجد و حجاز — علامه سید محمد رشید رضا مصري کي تازہ کتاب کا اُردو ترجمه - سوا روپیه -

آئمه اسلام — ترجمه رفع الملام عن ائمة الاعلام - بارہ آنے

خلاف الامه — فی العبادات - پانچ آنے

صبح سعادت — یه ایک علمي ' اسلامي ' سه ماهي رساله ھے جس کے خریدار کو هم نے کمال کوشش و کاوش سے اُردو ' عربي ' فارسي ' انگریزي ' اور دوسري زبانوں کي تمام اهم اور اعلی مطبوعات کے متعلق بہترین تازہ معلومات بہم پہنچانے کا اهتمام کیا ھے - اسکے علاوہ آئمه و اسلام و بزرگان دین کے حالات ' لطائف افسانه ' نظمیں اور ممالک اسلامیه کے معتبر ذرائع سے حاصل کیے هوے حالات درج کیے جاتے هیں - في پرچه ۸ آنه سالانه ۲ روپیه پیشگي -

منیجر الهلال بک ایجنسی

(حلقه نمبر ۲۴ شیرانواله دروازہ لاهور پنجاب)

"Al-Hilal Book Agency,"

24, LAHORE, PANJAB.

خط و کتابت کی وقت اپنا نام اور پته صاف لکھیں اور نمبر خریداری ضرور تحریر فرمائیں

السحر الحلال فی مجلدات الهلال

"گاہ گاہے باز خواں این دفتر پارینه را
تازہ خواہی داشتن گر داغہائے سینه را"

اُردو صحافت کي تاریخ میں الهلال هي وہ رساله ھے جو اپني تمام ظاهري اور باطني خصوصیات میں ایک انقلاب آفریں دعوت تھي -

الهلال اگرچه ایک هفته وار مصور رساله تھا ' لیکن چونکه وہ اُردو صحافت کي مختلف شاخوں میں اجتہاد نظر و فکر کي نئي روح پیدا کرني چاهتا تھا ' اِس لئے اُس کا هر نمبر مختلف اقسام اور مختلف اذواق کا مجموعه تھا - اُس کے هر نمبر میں مختلف ابواب ' مذهب ' سیاست ' ادبیات ' علوم و فنون ' اور معلومات عامه کے هوتے تھے - اور اُسکا هر باب اپني مجتہدانه خصوصیات کے لحاظ سے اپني نظیر آپ هوتا تھا - پھر اس کي ظاهري خوبیاں اُردو صحافت میں اعلی طباعت و ترتیب کا پہلا نمونه تھیں - اردو کا وہ پہلا هفته وار رساله تھا ' جس میں هاف ٹون تصاویر کے اندراج کا انتظام کیا گیا ' اور ٹائپ میں چھپنے کي وجه سے بہت سي ایسي خوبیاں پیدا هوئیں جو پتھر کي چھپائي میں ممکن نہیں - اِس کي جلدیں جدید اُردو علم ادب کے علمي ' مذهبي ' سیاسي ' اور اجتماعي مواد و مباحث کا بہترین مجموعه هیں - اِن کي مقبولیت و قدر کا اندازہ اِس سے هوسکتا ھے که سنه ۱۹۱۸ میں بعض شایقین علم و ادب نے اِس کي تمام جلدوں کا مکمل ست سات سو روپیه میں خرید کیا - اور حال میں ایک صاحب نے اِس کي پہلي جلد مکمل (جو دفتر میں بھي موجود نہیں) ساڑھے چارسو روپیه میں حیدرآباد سے خریدي ھے - جن لوگوں نے اِس کے پرچے بحفاظت جمع کئے هیں وہ بڑي سے بڑي قیمت پر بھي علحدہ کرنے کیلیے تیار نہیں - پچھلے دنوں "البلاغ پریس" کا جب تمام اسٹاک نئے مکان میں منتقل کیا گیا تو ایک ذخیرہ الهلال کے پرچوں کا بھي محفوظ ملا ' هم نے کوشش کي که شایقین علم و ادب کے لئے جس قدر مکمل جلدیں مرتب کي جا سکتي هیں مرتب کرلي جائیں اور جن جلدوں کي تکمیل میں ایک دو پرچوں کي کمي هو اُنھیں دوبارہ چھپوا لیا جائے -

چنانچه الحمدلله یه کوشش ایک حد تک مشکور هوئي اور اب علاوہ متفرق پرچوں کے چند سالوں کي جلدیں پوري مکمل هوگئي هیں - هم اِس اعلان کے ذریعه شایقین علم و ادب کو آخري موقعه دیتے هیں که اِس قیمتي ذخیرہ کے حاصل کرنے میں جلدي کریں ' چونکه جلدوں کي ایک بہت هي محدود تعداد مرتب هوسکي ھے اس لئے صرف اُنھیں درخواستوں کي تعمیل هوسکے گي جو سب سے پہلے پہونچیں گي - هر جلد مجلد ھے اور ابتدا میں تمام مضامین کي انڈکس به ترتیب حروف تہجي لگادي گئي ھے -

الهلال مکمل جلد دوم ۱۰ روپیه الهلال مکمل جلد سوم ۱۰ روپیه
" " " چہارم ۱۰ روپیه " " " پنجم ۱۰ روپیه

جلد "البلاغ" (جب دوسري مرتبه الهلال اِس نام سے شائع هوا) قیمت ۸ روپیه

علاوہ جلد اول کے هر جلد کے متفرق پرچے بھي موجود هیں جن میں سے هر پرچه اپنے مضامین کے لحاظ سے ایک مستقل مجموعه علم و ادب ھے - قیمت في پرچه ۸ - آنه - محصول ڈاک و پیکنگ اِس کے علاوہ ھے -

منیجر "البلاغ پریس"

دنیا کي بہترین کتابوں کیلئے بہترین رهنما :

تائمز اف لندن کا ادبي ضمیمه

یه ضمیمه دنیا کي تمام کتابوں پر هفته وار دلچسپ اور رفیع تبصره کرتا هے -

اسکا معتدل نقد علمي حلقوں میں مسلم هے -

اس میں چند صفحات روس، کے جاري اور زیر بحث ادبي فوائد پر بهي هوتے هیں جنکي اهمیت کا عام طور پر اعتراف کیا گیا هے -

اپنے یہاں کے ایجنت سے تقاضه کیجئے که وه تائمز لندن کا هفته وار ادبي ضمیمه آپکے لئے مهیا کرے - لیکن اگر آپ چاهیں تو

The Publisher :

Printing House Square

London, E. C. 4.

سے براه راست طلب کر سکتے هیں

دنیا کے هر معلم اور ماهر فن تعلیم کیلئے

ضروري هے که

تائمز اف لندن کا تعلیمي ضمیمه مطالعه کرے

اگر آپ چاهتے هیں که فن تعلیم کے تمام نئے لٹریچر اور عملي تغیرات و ترقیات سے بے خبر نه رهیں ' تو آپکو یه ضمیمه بلا ناغه مطالعه میں رکهنا چاهیے -

یه هر هفته اس موضوع پر تمام اهم خبروں اور مباحث جمع کردیتا هے - ماهرین فن اور مشاهیر تعلیم کے قلم سے اسکے صفحات مرتب هوتے هیں -

اپنے یہاں کے ایجنت سے طلب کیجئے -

ورنه

The Publisher,

Printing House Square

London, E. C. 4.

سے طلب کرسکتے هیں

کیا آپ تجارت کرني چاهتے هیں ؟

اگر آپ چاهتے هیں که یورپ اور امریکه کے تمام بڑے بڑے کارخانوں سے تجارتي تعلقات قائم کریں ' نفع بخش ایجنسیاں لیں ' هندوستان سے خام پیدا وار بهیجیں ' نئي نئي ایجادات سے اپنے ملک کو آشنا کریں ' تهوڑي سي محنت اور تهوڑا سا سرمایه لیکر ایک وقیع کار و بار شروع کردیں ' تو آپ کو ابتدا میں بہت سي باتیں معلوم کرني چاهئیں - اس طرح کي تجارت کے گر اور بهید سیکهنے چاهئیں - هندوستان کے تمام حلقوں اور یورپ و امریکه کے تمام کارخانوں اور کوٹهیوں کے حالات اور اصول معاملت معلوم کرنے چاهئیں - بغیر اس کے آپ کامیاب نہیں هوسکتے -

اگر آپ چاهتے هیں که بہت تهوڑا سا وقت خرچ کرکے یه ساري باتیں با قاعده علمي اصول پر معلوم کرلیں ' تو آپکو چاهیے که هم سے خط و کتابت کریں - هم یه کام به حیثیت ایک ماهر فن کے کر رهے هیں - خط و کتابت کے بعد هي آپکو معلوم هوجائیگا که آپکے مقصد کیلئے هم کس درجه مفید هیں ؟

همارے تعلقات دنیا کے تمام تجارتي حلقوں سے هیں -

M. R. MARSDEN & CO.

Post Box 708.

Clive Street, Calcutta.

برونو مولر اینڈ کو - برلن

پوسٹ بکس نمبر ۲۴

BRUNO MULLER & CO. M. B. H.

Berlin-W 35

Post No. 24.

هر طرح کي مشینیں، جو گرم ملکوں کے میووں کو خشک کرنے اور پهلوں کو محفوظ رکهنے کیلئے ضروري هیں ' اس کارخانے میں طیار کي جاتي هیں - تمام دنیا میں اس قسم کي مشینوں کا یه بہترین کارخانه هے - مندرجۂ بالا پته سے خط و کتابت کیجیے -

یاد رکهیے

میووں ' ترکاریوں ' اور هر طرح کے زرعي مواد کو خشک کرنے کا بہترین طریقه وه هے جو " نئے سسٹم " کے نام سے متمدن ممالک میں مشہور هے - اس " نئے سسٹم " کے مطابق کام کرنے والي مشینیں صرف اسي کارخانه سے مل سکتي هیں -

Printed and Published by
MASUD HASAN ZUBERI AT THE AL-BALAGH PRESS, 11, BALLYGUNGE CIRCULAR ROAD, CALCUTTA
EDITOR : MAULANA ABU-AL-KALAM AZAD.